REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS FOR INDIA AT NO- R.N.-61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP—3.

جلد ۲۹   شمارہ ۲۶

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائبین:- جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۲۰ روپے
ششماہی ۱۰ ″
ممالک غیر بذریعہ ہوائی ڈاک ۴۰ روپے
فی پرچہ ۴۰ پیسے

The Weekly BADR QADIAN 143516.

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲؍ تبوک (ستمبر) — سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں روزنامہ الفضل کے ذریعہ موصول شدہ مورخہ ۲۲؍ اگست کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ"

احباب اپنے محبوب امام ایدہ اللہ الودود کی صحت و سلامتی، مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور بابرکت دالپی سفر سے بخیر و عافیت مرکز سلسلہ میں مراجعت کے لئے بدستور دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان۔ ۲؍ تبوک (ستمبر) — محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ و بچگان اور جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ

۲۸؍ شوال ۱۴۰۰ ہجری   ۴؍ تبوک ۱۳۵۹ ہش   ۴؍ ستمبر ۱۹۸۰ء

مسجد فضل لندن میں عید الفطر کے مبارک و مسعود موقعہ پر

تین ہزار احمدی احباب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں نماز عید ادا کی

یورپ کے کونے کونے سے احباب جماعت اپنے محبوب امام کی ایک جھلک دیکھ لینے کے لئے دیوانہ وار امڈ پڑے

روح پرور خطبہ عید الفطر ارشاد فرمانے کے بعد حضور پر نور نے تمام احباب کو شرف مصافحہ عطا فرمایا

ربوہ ۱۷؍ ظہور (اگست) — جماعت احمدیہ برطانیہ کے مرکز مسجد فضل میں عید الفطر کے مبارک اور شاندار اجتماع میں تین ہزار سے زائد احمدیوں نے شرکت کی۔ یہ تمام احباب اپنے محبوب امام سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پیارے اور مبارک و نورانی چہرے کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے برطانیہ اور یورپ کے کونے کونے سے مسجد فضل لنڈن میں جو کہ وہاں پر عرف عام میں "لنڈن مسک" (London mosque) مشہور ہے دیوانہ وار امنڈ آئے تھے۔

برطانیہ کے مشنری انچارج اور مسجد فضل لنڈن کے امام محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے روزنامہ "الفضل" ربوہ کے نام مرسلہ کیبل گرام میں بتایا ہے کہ اس دفعہ نماز عید کی حاضری غیر معمولی طور پر زیادہ تھی۔

کیبل گرام کے مطابق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ عید میں اس امر پر زور دیا کہ یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ اگرچہ روایتی عید سال میں دو بار آتی ہے۔ مگر حقیقی مسلمان کی عید اس وقت ہوتی ہے جب کہ اس کا پیدا کرنے والا پاک پروردگار اس سے ہم کلام ہوتا ہے۔ اور اس کی دعائیں قبول کرتا ہے۔ خطبہ عید کے آغاز میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام احباب کو عید مبارک دیتے ہوئے ان کو اللہ تعالیٰ کی برکات اور رحمتیں حاصل کرنے کی دعا سے نوازا۔

کیبل گرام میں بتایا گیا ہے کہ یہ عید مسجد فضل لنڈن میں ۱۲؍ اگست کو منائی گئی۔ اس تقریب میں شرکت کرنے والوں کی نمایاں خوش نصیبی اور سعادت یہ تھی کہ ان کو اپنے جان و دل سے عزیز اور محبوب روحانی آقا سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مقدس و مطہر اور پاک وجود سے شرف مصافحہ حاصل کرنے کا اعزاز حاصل ہوا۔ تمام حاضرین نے ہاتھ ملایا۔ روح پرور خطبے اور مصافحہ حاصل کرنے کی سعادت سے احباب جماعت میں بڑا جوش و خروش تھا اور خوشی و مسرت ان کے چہروں سے پھوٹی پڑتی تھی۔ اور مسجد میں احباب کرام ایک دوسرے سے گلے ملتے ہوئے اپنی خوش بختی پر انتہائی نازاں اور شاداں و فرحاں دکھائی دیتے تھے۔

برطانیہ کے وزیر داخلہ کی

مسجد فضل لنڈن میں آمد

وزیر موصوف احباب جماعت کے جوش و جذبہ سے انتہائی متاثر ہوئے

برطانیہ کے وزیر داخلہ محترم جناب ٹموتھی ریزن صاحب نے ۸؍ رجولائی کو جماعت احمدیہ برطانیہ کے مرکز مسجد فضل لنڈن کا دورہ کیا وہ احباب جماعت سے مل کر ان کے جوش و جذبہ سے بہت متاثر ہوئے۔

معزز مہمان نے احباب کی مہمان نوازی اور دوستانہ برتاؤ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے اس دورے سے بہت لطف اٹھایا۔

انہوں نے جماعت احمدیہ کو ان کی تنظیم پر مبارک باد دی "اخبار احمدیہ" نے اگست کے شمارہ میں اطلاع دی ہے کہ مسجد فضل لنڈن میں وزیر موصوف کی آمد پر ان کا استقبال برطانیہ کے مشنری انچارج اور امام مسجد فضل لنڈن محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے کیا۔ انہوں نے محترم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب مدظلہ العالی اور نوبل انعام یافتہ محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب اور دیگر احباب سے ملاقات کی۔ اس موقعہ پر مشن کی طرف سے ان کو کلام پاک کا مقدس تحفہ بھی پیش کیا گیا۔ وزیر موصوف نے مسجد اور مشن ہاؤس کی عمارت گھوم پھر کر دیکھی اور جماعت احمدیہ اور اسلام کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ وہ قریباً ایک گھنٹہ تک مشن میں موجود رہے۔

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۴ تبوک ۱۳۵۹ ہش

قومی اور اجتماعی ذمہ واریوں کا احساس

قومی معیشت کی ترقی کے لئے اندرونِ ملک امن و قانون کی بحالی کتنی اہمیت رکھتی ہے اس کا اندازہ بہت سے ترقی پذیر ممالک اور ہندوستان کے عوام کے موجودہ معیار زندگی کے موازنہ سے بآسانی کیا جاسکتا ہے۔ اِن ترقی پذیر ممالک میں سے کتنے ہی ایسے ہیں جو ہندوستان ہی کی طرح کسی وقت غیر ملکی تسلط و اقتدار کے محکوم تھے اُن کی معیشت اور عوامی معیارِ زندگی بھی ہمارا ہی طرح غیروں کی دست بُرد کا شکار ہوچکا تھا ـــــ مگر ان ممالک کے عوام میں چونکہ اپنی قومی اور ملکی ذمہ داریوں کا صحیح شعور و احساس موجود تھا اس لیئے حصول آزادی کے معاً بعد وہ کسی بھی قسم کے طبقاتی امتیاز اور ذاتی مفادات کو بالائے طاق رکھ کر ایک پختہ آہنی عزم و ارادے کے ساتھ اپنی تباہ حال معیشت کی بحالی اور اپنے ملک کی تعمیرِ نو میں یوں جُت گئے کہ آج ان کا شمار دنیا کے بیشتر خوشحال اور ترقی یافتہ ممالک میں ہوتا ہے۔

اس کے بالمقابل ہندوستان جیسا وسیع و عریض، سرسبز و شاداب اور تمام قدرتی وسائل سے مالا مال ملک حصول آزادی کے ۳۲ سال بعد بھی اِن ممالک سے اتنا پچھڑا ہوا کیوں ہے کہ اُسے اپنی بہت سی اہم اور بنیادی ضروریات کی تکمیل کے لیئے آج بھی ان ہی ممالک سے توقعات وابستہ کرنا پڑ رہی ہیں ــــ؟

اس فکر انگیز اور تشویشناک صورت حال کا اصل سبب اس سے بڑھ کر اور کیا ہوسکتا ہے کہ ہم آج تک ذاتیات کے تنگ و تاریک حصار سے خود کو باہر نہیں نکال پائے ہیں ہمارے ذہنوں میں ابھی تک بحیثیت ہندوستانی ایک قوم ہونے کا صحیح شعور و احساس پیدا نہیں ہوا ہے اور ہمارے دلوں میں نفرت و عداوت کی وہ گہری دیواریں بدستور حائل ہیں جو ملکی اتحاد اور قومی یکجہتی کے لیئے سمِّ قاتل کا درجہ رکھتی ہیں۔

ہمارا ہر فکر و عمل چونکہ قومی اور اجتماعی سطح سے ہٹ کر خود ہماری ہی ذات کے دائرہ میں محدود رہتا ہے۔ اس لیئے جب بھی ہم سوچتے ہیں تو اپنے مفاد کے لیئے اور جو بھی ہم کرتے سو ذاتی اغراض کی خاطر ـــــ ہماری یہی خود غرضیاں آئے دن ملک میں مختلف النوع ہنگاموں کو جنم دیتی ہیں جن کا نتیجہ ظاہر ہے۔ ہم اپنی کوشش اور وسائل کے بل بوتے پر جتنی پیش قدمی کر پاتے ہیں کچھ ہی عرصہ بعد اندرون ملک وقوع پذیر ہونے والے اندوہناک واقعات ہمیں پھر اُسی مقام پر لا کھڑا کرتے ہیں جہاں ہم نے آگے بڑھنے کی کوشش کی تھی۔

آج جہاں اندرون ملک پائی جانے والی طبقاتی کشمکش، فرقہ وارانہ کشیدگی، لسانی منافرتیں اور علاقائی بنیادوں پر استوار کی جانے والی دیواریں ملکی امن، قانون اور سالمیت کے لئے ایک مہیب خطرے کا نشان بنی ہوئی ہیں وہاں غربت و افلاس، افراط زر، سماج دشمن عناصر کی منافیٔ قانون سرگرمیوں، اشیاء ضروری کی قلت اور ہوشربا گرانی، آئے دن کی ہڑتالیں اور لاک آوٹ، صنعتی پیداوار میں کمی اور بے روزگاری کی شرح میں اضافہ جیسے بے شمار پیچیدہ و دُشوار مسائل نے ہمارے اقتصادی اور معاشی ڈھانچے کو اندر سے کھوکھلا کر رکھا ہے۔ ایسے پُرخطر حالات میں بھی اگر ہم اپنے فکر و عمل کے دائرے کو صرف اپنی ذات تک محدود رکھتے ہیں۔ تو ہماری معیشت کیسے سدھر سکتی ہے اور ہمارے غریب عوام کا معیارِ زندگی کیونکر بلند ہوسکتا ہے ــــ ؟؟

اس وقت ملک کے بعض حصوں میں کشیدگی کی جو تشویشناک صورت حال پائی جاتی ہے ملکی اتحاد اور قومی یکجہتی کا تقاضہ ہے کہ سب سے پہلے اس پر قابو پایا جائے اور پھر آئے دن وقوع پذیر ہونے والے اِن تشویشناک واقعات کے علل و اسباب کی صحیح چھان بین کر کے اُن کا کوئی مستقل اور بہتر حل تلاش کیا جائے۔ مرض کی صحیح تشخیص کیئے بنا اس کے علاج کی تدبیر اکثر مہلک نتائج پیدا کرتی ہے جس کا واضح ثبوت خود ہمارے سامنے موجود ہے کہ ہماری آج تک کی غلط تشخیص کے نتیجہ میں ایک ہی ملک میں رہنے والے باہمی پیار و محبت کے رشتوں میں منسلک ہونے کی بجائے ہر لمحہ ایک دوسرے سے دور سے بہت دور ہوتے چلے جارہے ہیں۔ ان کی اعلیٰ صلاحیتیں ملک کی تعمیر و ترقی میں صرف ہونے کی بجائے خود اپنے ہم وطنوں کے خلاف استعمال ہورہی ہیں۔ ظاہر ہے کہ جب تک باہمی کشیدگی و منافرت کی یہ دیواریں منہدم نہیں ہوں گی۔ قومی اتحاد و یکجہتی کا خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہوسکتا اور ملک کسی بھی صورت میں اقتصادی و معاشی میدان میں پیش رفت حاصل نہیں کرسکتا۔

پس قطع نظر اس سے کہ اِن افسوسناک واقعات کی روک تھام کے لیئے ارباب حل و عقد کیا مناسب اقدامات کرتے ہیں آیئے بحیثیت ایک ہندوستانی قوم ہونے کے نے ہم اپنے طور پر بھی اپنی قومی ذمہ داریوں کا جائزہ لیں اور قرآن حکیم کے پیش کردہ اس ازلی و ابدی قانون قدرت کو سمجھیں کہ:- ان اللّٰہ لا یغیر ما بقوم حتّٰی یغیروا ما بانفسھم ــــ (رعد: ۱۲) یعنی اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت اُس وقت تک نہیں بدلتا جب تک خود وہ قوم اپنے حالات کی درستی کے لیئے فکر مند نہیں ہوتی۔ یہ دائمی اور اٹل قانون قدرت ہر آنکھ میں اتباہ کر رہا ہے کہ

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے ہندوستاں والو
تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

(خورشید احمد انور)

رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

حضورؐ رحمتِ رحماں ہیں دو جہاں کے لئے
حضورؐ مہرِ درخشاں ہیں دو جہاں کیلئے

حضورؐ موجبِ تخلیقِ بزمِ ہستی ہیں
حضورؐ پیکرِ احساں ہیں دو جہاں کیلئے

حضورؐ ہادیٔ انسان و ماحیٔ شر ہیں
ہر ایک درد کا درماں ہیں دو جہاں کیلئے

شفیعِ روزِ قیامت فقط ہے آپکی ذات
حضورؐ سرورِ سلطاں ہیں دو جہاں کیلئے

صفاتِ باری کا اک پیکرِ حسین ہیں آپ
حضورؐ مظہرِ یزداں ہیں دو جہاں کیلئے

حضورؐ بندۂ کامل بھی ہیں مگر لاریب
خُدا کے نائبِ ذی شاں ہیں دو جہاں کیلئے

یہ مہر و مہ تو زمیں کے لئے بنے ہیں فقط
حضورؐ نیرِ تاباں ہیں دو جہاں کیلئے

سکھائے اہلِ جہاں کو مکارم الاخلاق
حضورؐ خُلق کا بستاں ہیں دو جہاں کیلئے

آئیں درد نصیبوں کے بیکسوں کے حمایتی
حضورؐ خیر کے خواہاں ہیں دو جہاں کیلئے

حضورؐ ہی تو وسیلہ ہیں سب کا بعدِ خُدا
ھدیٰ و نور کا ساماں ہیں دو جہاں کیلئے

اندھیرے آپ سے شرک و دُوئی کے دور ہوئے
حضورؐ شمعِ فروزاں ہیں دو جہاں کیلئے

یہی ہمارا ہے ایماں بجان و دل صدیق
حضورؐ ختمِ رسولاں ہیں دو جہاں کیلئے

(محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ انگلستان و مغربی افریقہ)

خطبہ جمعہ

اسلام امن اور سلامتی کا مذہب ہے اسکی تعلیم پر عمل کرنے سے امن اور پیار اور اخوت کی فضا پیدا ہوتی ہے

قرآن کریم نے سب انسانوں کو مساوات کے ایک بلند مقام پر کھڑا کیا ہے اور مسلم و غیر مسلم میں بھی بحیثیت انسان فرق نہیں کیا

جو شخص محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک قدموں کے نشانوں کی پیروی نہیں کرتا وہ آپ سے خیانت کرنے والا ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۸ تبوک ۱۳۵۹ ہش مطابق ۲۸ ستمبر ۱۹۷۹ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:-

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین ہو کر دنیا کی طرف مبعوث کئے گئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمۃ للعالمین میں صرف انسان کا ذکر نہیں کہ آپ انسانوں کے لئے رحمت ہیں۔ بلکہ انسان ہوں یا خدا تعالیٰ کی وہ مخلوق جو انسان نہیں غیر انسان ہے سب کے لئے آپ رحمت کا موجب ہیں اور اسلامی تعلیم شروع سے آخر تک غیر انسان مخلوق کے حقوق بھی بتاتی ہے اور ان کی حفاظت کے سامان بھی کرتی ہے اس عظیم رحمت کا ایک بڑا حصہ انسان کو ملا آپ چونکہ

عالمین کے لئے رحمت

ہیں۔ اور انسان عالمین ہی کا ایک جزو اور حصہ ہے اس لئے آپ عالمین ہیں انسان کے لئے بھی رحمت ہیں اور اعلان کیا گیا۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا (الاعراف ۱۵۹)

میں بنی نوع انسان کی طرف اللہ کا رسول مبعوث کیا گیا ہوں۔

اور

كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا (سبا آیت ۲۹)

بن کے آیا ہوں۔

جو انسانوں کے لئے آپ کا عظیم جلوہ ظاہر ہوا اس کے دو پہلو ہیں ایک یہ کہ انسان کو یہ خوشخبری دی گئی کہ امن اور آشتی اور

سلامتی کی فضا

تمہارے لئے اسلامی تعلیم پیدا کرے گی۔ یہ امن کا مذہب، سلامتی کا مذہب ہے۔ یہ اعلان کیا گیا کہ تمہیں لڑنے نہیں دیا جائے گا بلکہ اگر تم اسلامی احکام پر کاربند ہوگے تو تمہارے لئے اخوت کی اور پیار کی اور امن کی فضا پیدا کرنے [illegible] یہ تعلیم ہے اس پر عمل کرنے سے امن کی فضا پیدا ہو جائے گی۔ اور دوسرا پہلو یہ ہے کہ

انسان کے شرف کو قائم کرنے کیلئے

عزت کا وہ مقام جو حضرت اللہ تعالیٰ نوع انسانی کو دینا چاہتا ہے وہ انسان کو دینے کے لئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور تمام انسانوں کے لئے یہ امکان پیدا کر دیا کہ:-

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ (الکہف آیت نمبر ۱۱۱)

جس طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم معزز اور اشرف المخلوق کے سردار ہیں۔ اسی طرح یہ مخلوق بھی بڑی عزت والی بڑے احترام رکھنے والی مخلوق ہے اور اس کے لئے ضروری تھا کہ انسان، انسان میں تفریق نہ کی جائے بلکہ سب انسانوں کو مساوات کے ایک بلند مقام پر لا کھڑا کیا جائے شروع سے لے کر آخر تک قرآن کریم کے احکام پر آپ غور کریں کہیں بھی مومن و کافر میں بحیثیت انسان فرق نہیں کیا گیا اس کے بعض پہلوؤں پر میں بعض خطبوں میں پہلے روشنی ڈال چکا ہوں آج میں نے دو احکام اسلامی لئے ہیں ایک کا تعلق نواہی سے ہے ایک کا تعلق اوامر سے ہے آج میں خیانت اور عدل کے متعلق جو اسلامی تعلیم ہے اس کے متعلق کہنا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سورہ انفال میں فرماتا ہے:- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (آیت: ۲۸)

اے مومنو! اللہ اور اس کے رسول کی خیانت نہ کرو اور نہ اپنی آپس کی امانتوں میں خیانت سے کام لو۔

پھر سورہ نساء میں فرمایا:-

"وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا" (آیت: ۱۰۶)

پھر سورۃ انفال میں فرمایا:-

"اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ" (آیت: ۵۹)

وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا

خیانت کرنے والوں کی طرف سے جھگڑنے والا نہ بن ان کی طرف داری نہ کر۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ کیونکہ اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا اگر تو ان کی طرف سے جھگڑے گا تو تو بھی انہیں میں شامل ہو جائے گا۔ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ (یوسف آیت: ۵۳)

اور یہ کہ خیانت کرنے والوں کی تدبیر کو اللہ کامیاب نہیں کرتا۔

خیانت کے معنے مفردات راغب میں یہ بیان ہوئے ہیں۔

اَلْخِيَانَةُ وَالنِّفَاقُ وَاحِدٌ اِلَّا اَنَّ الْخِيَانَةَ تُقَالُ اعْتِبَارًا بِالْعَهْدِ وَالْاَمَانَةِ وَالنِّفَاقُ يُقَالُ اعْتِبَارًا بِالدِّيْنِ ثُمَّ يَتَدَاخَلَانِ فَالْخِيَانَةُ مُخَالَفَةُ الْحَقِّ بِنَقْضِ الْعَهْدِ فِى السِّرِّ وَنَقِيْضُ الْخِيَانَةِ الْاَمَانَةُ

خیانت اور نفاق ملتے جلتے ہیں اپنے معنی کے لحاظ سے اور عہد توڑنے اور امانت میں خیانت کرنے کو خیانت کہا جاتا ہے اور نفاق کا لفظ جو ہے وہ اس کے متعلق بولا جاتا ہے۔ منافق کے معنے ہیں۔ مذہب کے لحاظ سے عقائد کے لحاظ سے اپنے دعوی کے لحاظ سے اپنے اعمال کے لحاظ سے نفاق کی بو... ...... وہ کہتے ہیں کہ پھر یہ آپس میں دونوں مل جاتے ہیں خیانت اور نفاق اور خیانت کے معنے ہیں حق اور صداقت کی مخالفت کرنا عہد کو توڑ کے اور چھپ کے اور یہ امانت کے مقابلے میں آتی ہے۔

ان آیات سے جو میں نے ابھی پڑھی ہیں مندرجہ ذیل باتوں کا ہمیں پتہ لگتا ہے اول یہ فرمایا کہ اللہ کی خیانت نہ کرو اور خیانت امانت کی ضد ہے جیسا کہ ابھی میں نے بتایا اور امانت کے معنے ہیں مَا افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَى الْعِبَادِ امانت کے ایک معنی یہ ہیں۔ سو جب یہ کہا کہ اللہ کی خیانت نہ کرو تو یہ حکم دیا کہ اللہ تعالیٰ نے جو فرض عائد کئے ہیں اپنے بندوں پر ان فرائض کو ان ذمہ داریوں کو پورا کرو ان عہدوں کو جو تم سے لئے گئے ہیں نباہو۔ ان حقوق کو جو قائم کئے گئے ہیں تم قائم کرو اور خدا تعالیٰ کے بندوں میں نہ تفریق کرو۔

اور دوسرے ہمیں یہ فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے خیانت سے پیش نہ آؤ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جو عہد لیا گیا ہے ہم سے اور جو ہم پر فرض کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ جو اسوۂ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے سامنے پیش کریں اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو گزارو۔ ہر وہ شخص جو اسوۂ نبوی کو چھوڑ دیتا ہے اور ان قدموں کے نشانوں کی پیروی نہیں کرتا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم ہیں وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خیانت کرنے والا ہے۔ پھر فرمایا کہ باہمی امانتوں

میں خیانت نہ کرو وَتَخُونُوا اَمٰنٰتِکُمْ باہمی امانتوں کے متعلق جیسا کہ میں نے بتایا ہے ان کے معنے فرض کے اور عہد کے ہیں اور آپس کے جو حقوق ایک دوسرے کے اللہ تعالیٰ نے قائم کئے ہیں وہ بنیادی طور پر اصولی لحاظ سے بہت سے ہیں جن میں سے آج میں نے چند مثالیں آپ کو سمجھانے کے لئے منتخب کی ہیں۔

باہمی امانتیں

ہیں۔ مال سے تعلق رکھنے والی تو فرمایا کسی کا مال نہ کھاؤ۔ یہ بددیانتی۔ خیانت اور امانت کے خلاف یہ فعل مختلف شکلوں میں ہمارے سامنے آتا ہے ایک شخص اپنے مال کا ایک حصہ دوسرے کے پاس بطور امانت کے رکھ دیتا ہے اس کا فرض ہے کہ جب وہ مانگے اسے واپس دے ایک مال کا یہ حق ہے کہ [illegible] جتنی رقم کوئی شخص دے اس کے مطابق اس کو سودا دیا جائے اگر ایک کلو کی قیمت دو روپیہ ہے تو جو دکاندار دو روپے لیتا ہے لیکن تولتے وقت وہ ہوشیاری سے کلو کی بجائے کسی کو پندرہ چھٹانک دے دیتا ہے تو یہ مال کے حقوق کو اس نے غصب کیا ہے وہ خیانت کرنے والا بن گیا ایک یہ بھی ہے کہ بعض لوگ یتیموں کا مال کھا لیتے ہیں قرآن کریم نے اس تفصیل میں جا کے بھی بہت ساری چیزوں سے متعلق روشنی ڈالی ہے کچھ تفصیل میں اصولی طور پر دے دیں کہ ہم اپنی زندگی کے ہر معاملہ میں ان ہدایات سے روشنی حاصل کر کے صداقت اور حق پر اپنے اعمال کو قائم رکھ سکتے ہیں۔
پھر جان کے حقوق ہیں۔ یہ دوسرا چوتھا عنوان ہے باہمی امانتوں کے متعلق

جان کا ایک حق

تو یہ ہے کہ بغیر حق کے کوئی جان نہ لی جائے قرآن کریم نے یہ اعلان کیا ہے اور یہ بڑا زبردست اعلان ہے پھر جان کا ایک حق یہ ہے کہ ایسا فتنہ پیدا نہ کیا جائے کہ کسی جان کو کوئی ایذاء اور دکھ پہنچے۔

اَلْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ

اور اسلام نے کسی کی جان لینے سے زیادہ اس کو اہمیت دی ہے کہ سولی پر لٹکائے رکھنا، زندگی اجیرن کر دینا۔ جان کا حق یہ ہے کہ اس کی پرورش کے لئے جو کچھ اسے چاہیئے وہ اسے دیا جائے ایسی بیسیوں مثالیں دی جا سکتی ہیں۔
پھر انسان کی عزت کے حقوق ہیں۔ ہر انسان اشرف المخلوقات کا ایک فرد اور خدا کی نگاہ میں بڑا معزز ہے اپنی پیدائش کے لحاظ سے اپنی خلق کے لحاظ سے، اپنی طاقتوں اور قوتوں کے لحاظ سے، رفعت کے حصول کے لئے جو ممکن راہیں اس پر کھولی گئی ہیں اُن کے لحاظ سے خدا تعالیٰ کے پیار کو جس طرح وہ حاصل کر سکتا ہے کوشش کر کے اُس کے لحاظ سے

اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا

حقیقی عزت تو وہ ہے جو کوئی شخص اپنے ربّ کریم کی نگاہ میں رکھتا ہے اس دنیا میں اللہ تعالیٰ نے بہت سے مادی اور غیر مادی سامان پیدا کئے ہیں جو عزت کے حقوق قائم کرتے ہیں اور وہ سامان ہر انسان کو ملنے چاہئیں حقارت کی نظر نہیں ڈالنی حقارت کا کلمہ نہیں بولنا حقارت کا سلوک نہیں کرنا اپنے آپ کو بڑا نہیں سمجھنا کسی کے خلاف تکبر نہیں کرنا۔
پھر ایک بڑا حق باہمی امانتوں کا جو قائم کیا گیا ہے وہ

اُجرت کے حقوق

ہیں۔ ایک شخص اپنا وقت دوسرے کو دیتا ہے اور اس under standing اس معاہدہ پر اس عہد کے نتیجہ میں کہ وہ اس کے وقت کے بدلے میں اس کو یہ دے گا تو جو بدلہ میں دینا ہے وہ اس کی امانت ہو گئی نا۔ یہ امانتیں پڑی رہتی ہیں بعض دفعہ۔ یا اُجرت کے بعض حصے سال میں ایک یا دو دفعہ مزدور کو بھی اس آجکل کی اقتصادی دنیا میں بونس کی شکل میں ملتے ہیں جب تک ان کو نہیں ملتے وہ بطور امانت کے پڑے ہوتے ہیں اس لمیٹڈ کمپنی یا کسی اور سرمایہ کاری کے یونٹ ہیں۔

پھر اہلیت کے حقوق ہیں۔ خدا تعالیٰ نے ہر فرد واحد کو مرد ہو یا عورت بہت سی اہلیتیں دے کر استعدادیں عطا کر کے، قوتیں دے کر اس دنیا میں بھیجا ہے ہر شخص کو اس کی اہلیت کے مطابق ملنا چاہئے یہ اس کی امانت ہے قرآن کریم نے دوسری جگہ کہا ہے کہ جو اہل ہیں اپنی اہلیت کے نتیجہ میں اہل بن گئے وہ تم ان کی امانت ان کو دو۔
چوتھے یہ فرمایا کہ جو خیانت کرنے والے ہیں ان کی طرفداری نہ کرو اتنا فساد پیدا ہوا ہے دنیا میں خدا تعالیٰ کے اس حکم کو نہ مان کر خیانت کرنے والوں کی پناہ بن کر ان کے وکیل بن کر، ان کی طرفداری کر کے کہ اس کے نقصان کا اندازہ بھی انسانی عقل نہیں لگا سکتی اور یہ ظالمانہ کھیل دنیا کے ہر ملک میں ہی کھیلا جا رہا ہے۔ کسی جگہ تھوڑا۔ کسی جگہ زیادہ اگر انسان اس اصول کو مضبوطی سے پکڑے کہ چونکہ خیانت نہیں کرنی اس واسطے خیانت کرنے والوں کی طرفداری بھی نہیں کرنی تو

دنیا کا معاشرہ

ایک کروڑ گنا۔ شاید ارب گنا زیادہ حسین ہو جائے آج کے معاشرہ سے یہ حسن تو انسان کے سامنے اسلامی تعلیم میں پیش کیا گیا لیکن اسے قبول کرنے میں وہ ہچکچاہٹ محسوس کر رہے ہیں۔
پانچویں ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ خائن کو خیانت کرنے والے کو اپنے پیار سے محروم کر دیتا ہے اور جیسا کہ میں نے بتایا کہ جو خائن کی خیانت کرنے والے کی طرفداری کرنے والا ہے۔ وہ بھی خدا تعالیٰ کے پیار سے اس کی محبت سے اس کی نعمتوں سے اس کی طرف سے یہ آسمانوں سے آنے والی عزت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔
اور چونکہ خیانت کرنے والے خدا تعالیٰ کے پیار سے محروم کر دئے جاتے ہیں، چھٹی بات ہمیں یہ بتائی ان آیات میں کہ جو خیانت کرنے والا ہے وہ اپنی تدبیر اور کوشش میں ناکام ہوتا ہے۔ خیانت کرنے والے جس مقصد کے حصول کے لئے خیانت کرتے ہیں حقیقی طور پر اس مقصد کو حاصل نہیں کر سکتے مثلاً چور بھی خیانت کرنے والا ہے دوسرے کے گھر میں گھستا اور بغیر حق کے ڈاکہ مارتا ہے دوسرے کے مال پر۔ نہ اس کی عزت نہ اس کے مال میں کوئی برکت کروڑوں کی چوری کرنے والے بھی فقیروں سے گندے کپڑوں میں پھرتے دیکھے گئے ہیں۔ پھر ہر وقت دل کا دھڑکا۔ شاید

خدا کے خوف سے

وہ دل نہ دھڑکتے ہوں لیکن انسان کے خوف سے تو ضرور دھڑکتے ہیں۔ اندر کی ضمیر ان کو جھنجھوڑتی ہے کہ تم نے کیا کیا اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ جو حقیقی کامیابی ہے اس میں ایک خیانت کرنے والا کامیاب نہیں ہو سکتا۔ حقیقی کامیابی اسے مل نہیں سکتی اور وہ ناکام ہوتا ہے۔
یہ بہت ساری باتیں میں نے ان آیات میں سے نکال کر آپ کے سامنے پیش کی ہیں۔ کسی ایک حکم میں بھی مومن اور کافر میں بحیثیت انسان فرق نہیں کیا گیا۔ یہ نہیں کہا گیا کہ ایک مومن کو تو یہ حکم ہے کہ اللہ کی خیانت نہ کر لیکن کافر کو ہم کہتے ہیں کہ بے شک خیانت کرو، تمہیں پکڑ کوئی نہیں ہو گی یہاں یہ نہیں کہا گیا کہ مسلمان کے مال میں خیانت نہ کر اور غیر مسلم کے مال میں خیانت کرتا رہ تجھ پر کوئی گرفت نہیں ہو گی۔ مومن نے کافر کسی کے مال میں خیانت نہیں کرنی۔
جان کے حقوق میں نے بتائے ہیں یہ نہیں کہا کہ مسلمان کی جان نہ لے غیر مسلم کی بغیر حق کے جان لے لے۔ حق تو صرف حکومتوں کو ہے یا قضاء کو ہے اگر وہ اسلامی اصول چل رہا ہو یا یہ نہیں کہا

مسلمان کی زندگی دکھوں سے نہ بھر

غیر مسلم کو ہر وقت دکھ دیا کر۔ یہ بالکل نہیں کہا بلکہ یہ کہا ہے کہ مسلم ہو یا غیر مسلم جو تمہاری باہمی امانتیں ہیں وہ قرآن کریم نے ان کی تفصیل دوسری

جگہ بیان کی ہے) وہ تمہیں ادا کرنی ہوگی یہ نہیں دیکھنا ہوگا کہ جس کا یہ حق ہے وہ اللہ پر اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاتا بھی ہے یا نہیں لاتا۔

عزت کے حقوق ہیں۔ عزت کے حقوق میں جذبات کا خیال رکھنا بھی آ جاتا ہے۔ یہ نہیں کہا کہ مسلمان کے جذبات کو ٹھیس نہ پہنچے یہ کہا کہ شرک سے تو سب سے بڑا ظلم اور گناہ لیکن ایک مشرک کے جذبات کو بھی ٹھیس نہیں پہنچے گی تیری زبان سے

لَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

(الانعام: ۱۰۹)

یہ نہیں کہا کہ اگر مزدور مسلمان ہے تو اجرت کے حقوق اُسے ادا کر اگر غیر مسلم ہے تو نہ کر۔ یہ کہا کہ جس سے تو اُجرت لیتا ہے وہ مسلم ہے یا غیر مسلم، مومن ہے یا کافر، موحد ہے یا مشرک، جو بھی اس کا عقیدہ ہے۔ جو بھی اس کے خیالات ہیں، جتنا اس نے کام کیا وہ اس کا حق بنتا ہے وہ امانت ہے تیرے پاس، اس کا حق ادا کر اس کی اُجرت پوری دے اور وقت پر دے۔ یہ نہیں کہا کہ اہلیت کے لحاظ سے جو حقوق قائم ہوتے ہیں وہ مسلمانوں کے ادا کر اور جہاں تک غیر مسلموں کا تعلق ہے خدا تعالیٰ پر یہ الزام لگاؤ کہ اس نے ان کو وہ اہلیت کیوں عطا کی اور غلطی کی خدا نے اور ہم اس کی اصلاح کرنے لگے ہیں۔ یہ کہا جس کو خدا نے اپنے فضلوں سے اپنی ربوبیت کے نتیجہ میں، اپنی رحمانیت کے جلووں کے ذریعہ۔ (اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اور رحمانیت تو مسلم اور غیر مسلم میں کوئی فرق نہیں کر رہی۔ اہلیت پیدا کی ہے تم نے اُس

اہلیت کے حقوق

کو ادا کرنا ہے اور اہل کو ان کی امانتیں دینی ہیں۔ خیانت کرنے والا مسلمان بھی ہو سکتا ہے اور غیر مسلم بھی۔ قرآن کریم نے یہ نہیں کہا کہ اگر خیانت کرنے والا غیر مسلم ہے تو اس کی طرفداری نہ کر اور اگر مسلمان ہے تو اس کی طرفداری کر۔ یہ کہا کہ خیانت کرنے والا مسلمان ہے یا غیر مسلم ہے اس کی تم نے طرفداری نہیں کرنی۔ خدا تعالیٰ نے یہ اعلان کیا کہ خیانت کرنے والے کو میں اپنے پیار سے محروم کروں گا۔ یہ اعلان نہیں کیا کہ خیانت کرنے والا اگر غیر مسلم ہے تو میں اپنے پیار سے محروم کروں گا، اگر مسلمان ہے تو پھر میں اسے اپنے پیار سے محروم نہیں کروں گا۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ جو خیانت کرنے والا ہے وہ اپنی تدبیر اور کوشش سے حقیقی اور سچی کامیابی حاصل نہیں کرے گا یہ نہیں کہا کہ اگر وہ کافر ہے تو حقیقی اور سچی کامیابی حاصل نہیں کرے گا، اگر وہ مومن ہے تو اسے معاف کر دیا جائے گا۔ بالکل نہیں بلکہ مومن و کافر ہر دو کو ایک مقام پر لا کے کھڑا کیا۔ ہر دو کے حقوق قائم کئے۔ ہر دو کی ذمہ داریاں بتائیں اور کوئی فرق نہیں مسلم غیر مسلم کا جیسا کہ میں نے بتایا۔ موحد اور غیر موحد کا کوئی فرق نہیں کہ جی مشرک ہے اس واسطے اس کے حقوق ہم نے تلف کرنے ہیں یہ کوئی نہیں۔ نہ اُن کو حق پہنچتا ہے حقوق کے تلف کرنے کا، نہ کسی مسلمان کو حق پہنچتا ہے۔

دوسرا ہے عدل۔ جیسا کہ میں نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

كَافَّةً لِّلنَّاسِ

مبعوث ہوئے اس واسطے جہاں بھی "كُمْ" کی ضمیر آئی ہے سوائے اس کے کہ وہاں قرینہ ہو کہ اس کو ہم محدود کر دیں وہ سارے انسانوں کی طرف پھرتی ہے سارے قرآن کریم میں۔ سورہ شوریٰ میں ہے۔

وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ (آیت: ۱۶)

مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم ملا ہے کہ میں تم سب انسانوں کے درمیان عدل سے فیصلہ کروں اور بنی نوع انسان میں عدل کو قائم کروں تو بَيْنَكُمْ کی ضمیر جیسا کہ میں نے بتایا یہ سب انسانوں کی طرف پھرتی ہے قطع نظر اس کے کہ ان کے عقائد کیا ہیں یا ان کا علاقہ کیا ہے عدل کے معنے کئے گئے ہیں اَلتَّقْسِيْطُ عَلٰى سَوَاءٍ برابر کا سلوک کرنا یہ مفردات میں ہے۔ وَالْعَدْلُ ضَرْبَانِ۔ دو قسم کا عدل ہے ایک مطلق عدل جس کو ہماری عقل اور ہماری فطرت عدل قرار دیتی ہے اور قرآن کریم اس کے اوپر روشنی ڈالتا ہے اور یہ وہ عدل ہے جس کے حسن کی عقل بھی گواہی دیتی ہے، انسانی فطرت بھی، قرآن کریم کی تعلیم بھی اور وہ تعلیم مستقل نوعیت کی ہے۔ حالات کے ساتھ یہ اجازت نہیں ہے کہ اس کے اندر کوئی تبدیلی آئے مثلاً

اَلْاِحْسَانُ اِلٰى مَنْ اَحْسَنَ اِلَيْكَ

جو شخص تم پر احسان کرتا ہے تم بھی اس پر احسان کرو۔ یہ عدل ہے کسی حالت میں بھی یہ حکم نہیں بدلتا۔ دوسری قسم کا عدل ہے وَكَفُّ الْاَذِيَّةِ عَمَّنْ كَفَّ اَذَاهُ عَنْكَ اور جو تمہیں دکھ نہیں پہنچاتا تم بھی اسے دکھ نہ پہنچاؤ اور وہ کہتے ہیں کہ ایک عدل ایسا ہے جس میں شریعت نے مناسب حال (اعمال صالحہ کہتے ہیں اسے) کام کرو اس میں اس کی شکل بدلتی ہے مثلاً جَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا۔ اب جتنا کوئی کسی کو دکھ پہنچائے یا کسی کو نقصان پہنچائے اسی قدر اس کو سزا دینا، یہ حکم ہے، یہ عدل ہے۔ لیکن یہاں قرآن کریم نے ساتھ ہی کہہ دیا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ تو اس میں عدل سے زیادہ نیکی کرنے کا ایک راستہ کھول دیا۔ عدل سے کم کا راستہ کوئی نہیں کھولا قرآن کریم نے لیکن عدل سے اوپر اُٹھا کے کہا

احسان کرو

تو عدل کے معنے ہیں هُوَ الْمُسَاوَاةُ فِي الْمُكَافَاةِ کسی کے عمل کے مطابق بدلہ دینا۔ وہ عمل اچھا ہو، اچھا بدلہ، برا ہو برا بدلہ لیکن اسی کے مطابق تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری وہ ساری تعلیم جو میں تمہاری طرف لے کے آیا ہوں وہ اس لئے ہے کہ تمہارے درمیان عدل قائم کیا جائے اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے "بَيْنَكُمْ" کی ضمیر بنی نوع انسان کی طرف پھرتی ہے سورہ مائدہ میں فرمایا:۔

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا
اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى (آیت: ۹)

یہ جو ہے کسی قوم کی دشمنی اس سے ظاہر ہوا کہ یہاں جو حکم ہے وہ یہی ہے کہ مسلم اور غیر مسلم کی تفریق کئے بغیر تم نے عدل قائم کرنا ہے کیونکہ مسلمانوں کے متعلق تو فرمایا اَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا تو مسلمانوں کی تو ایسی دشمنی کو قرآن کریم قبول ہی نہیں کرتا کہ ایک مسلمان مسلمان ہوتے ہوئے دوسرے مسلمان سے دشمنی رکھے یہاں ذکر ہے دشمنی کا معلوم ہوا یہاں غیر مسلم کے متعلق بات ہے کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کر دے کہ تم انصاف نہ کرو تم عدل و انصاف سے کام لو

اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى

عدل و انصاف تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔ تقویٰ کے معنے ہیں خدا تعالیٰ کی حفاظت میں آ جانا تو فرمایا کہ عدل و انصاف کی راہ کو اختیار کرو تب تو اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے تم اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آ جاؤ گے۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ اگر تم اسلام کے دشمن سے بھی عدل اور انصاف سے کام نہیں لو گے تو تم خدا تعالیٰ کی پناہ سے نکل جاؤ گے اس لئے تم اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو یعنی اس کی پناہ ہی ہمیشہ ڈھونڈتے رہو اور کوئی دشمنی تمہیں کسی ایسے کام کے کرنے پر مجبور نہ کرے کہ جس کے نتیجہ میں تم خدا کی پناہ سے باہر نکل جاؤ اور خدا کے دربار سے دھتکارے جاؤ پھر فرمایا:۔

وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى (الانعام آیت ۱۵۳)

جب کوئی بات کہو تو خواہ وہ شخص جس کے متعلق بات کہی گئی ہے تمہارا قریبی ہی ہو (یعنی تعصب اس کے حق میں بھی آ سکتا ہے) تعصب نہ آنے دو۔ عدل و انصاف سے کام لے کے بات کرو اور اگر ایسا کرو گے

وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا (الانعام)

تو خدا نے جو عہد لیا ہے تم سے۔ جو فرائض تم پر عائد کئے ہیں تم ان کو پورا کرنے والے ہو گے اگر ایسا نہیں کرو گے اگر انہوں کے لئے حق و انصاف کی بات کو چھوڑ دو گے تو

خدا تعالیٰ کے عاید کردہ فرائض

کو توڑنے والے ہو گے اس عہد کو نباہنے والے نہیں ہو گے خیانت کرنے والے ہو جاؤ گے۔

پھر اللہ تعالیٰ سورہ نحل میں فرماتا ہے (جو آیت میں نے لی وہ تو دوسرے مضمون کا حصہ ہے) هَلْ يَسْتَوِي هُوَ وَمَنْ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَهُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ (الانعام آیت: ۷۷) مفہوم میں نے پہلی آیتوں کا لیا ہے تاکہ اگلا مفہوم واضح ہو جائے اللہ دو شخصوں کی حالت بیان کرتا ہے جن میں سے ایک تو گونگا ہے جو کسی بات کی طاقت نہیں رکھتا۔ میں کہا کرتا ہوں کہ ہمارے ملک میں شرافت گونگی ہے۔ آواز نہیں نکلتی شرافت کے حق میں۔ یہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دو شخصوں کی حالت بیان کرتا ہے اللہ۔ جن میں سے ایک تو گونگا ہے جو کسی بات کی طاقت نہیں رکھتا اور وہ اپنے مالک پر بے فائدہ بوجھ ہے۔ جدھر بھی اس کا آقا اسے بھیجے، جو ذمہ داری بھی اس کے سپرد کی جائے وہ کوئی بھلائی کما کر نہیں لاتا، ناکام ہوتا ہے اپنے مشن میں اپنے کام میں ایک تو وہ شخص ہے کیا وہ شخص جس کا اوپر ذکر ہے جو گونگا ہے اور خیر کی طاقت نہیں رکھتا اور ناکام ہوتا ہے وہ شخص اور وہ دوسرا شخص جو انصاف کرنے کا حکم دیتا ہے اور خود بھی سیدھی راہ پر قائم ہے باہم برابر ہو سکتے ہیں؟ یہاں موازنہ کیا گیا ہے اس شخص کا جو عدل کرتا ہے صراط مستقیم پر قائم ہے اور اپنے ماحول میں بھی

عدل کی تعلیم کو قائم کرنے کی کوشش

کرتا ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے یہ وہ شخص ہے۔ جہاں نفی ہوئی پہلی چیز دل کی۔ اس شخص کے حق میں نفی مثبت میں بدل جائے گی یہ وہ شخص ہے کہ جدھر بھی اس کا آقا اسے بھیجے وہ اپنی ذمہ داری کو پورا کرتا ہے اور بھلائی کما کر لاتا ہے اور یہ وہ شخص ہے جو گونگا نہیں جو کسی بات کی طاقت نہ رکھتا ہو اور یہ وہ شخص ہے جو اپنے مالک پر بے فائدہ بوجھ نہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے جس غرض کے لئے انسان کو پیدا کیا اس غرض کو پورا کرنے والا ہے یہ شخص اپنی زندگی اور اعمال صالحہ کے نتیجہ میں پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ بڑی عظیم تعلیم ہے یہ۔ عدل پر قائم رہو عدل و انصاف ہی کی بات کرو۔ حق و انصاف کا کام کرو۔ لیکن شیطان تمہارے پیچھے پڑا ہوا ہے۔ شیطان تمہیں صراط مستقیم سے ہٹانے کی کوشش کرے گا۔ کس راستے سے وہ آئے گا وہ ہم بتا دیتے ہیں وہ دروازہ بند کر دو شیطان کے لئے شیطان تمہارے پاس نہیں آئے گا۔

فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا (النساء آیت ۱۳۶)

خواہشات نفسانی کی پیروی نہ کرو ورنہ تم عدل کو قائم نہیں رکھ سکو گے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے پیار کو حاصل کرنے کے لئے

عدل پر قائم رہنا ضروری ہے

اور عدل پر قائم رہنے کے لئے ضروری ہے کہ شیطان تمہارے دل اور دماغ اور روح میں کوئی فتنہ اور شیطانی وساوس پیدا نہ کرے اور یہ فتنہ شیطان پیدا کرتا ہے ہوا و ہوس اور خواہشات نفسانی کے ذریعہ سے۔ تو ہم تمہیں کہتے ہیں شیطان خواہشات نفسانی پیدا کرے گا کیونکہ ہم نے اس کی اجازت دی ہے اس کو کہا ہے شک کر۔ تمہیں کہتے ہیں اس کی بات نہ مانو لَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰى تم اگر خواہشات نفسانی کی پیروی نہیں کرو گے تو عدل کے مقام سے کبھی نہیں گرو گے اور اگر عدل کے مقام سے تم نہیں گرو گے تو میرے پیار کو تم حاصل کرو گے تم صراط مستقیم پر ہو گے جس کا پچھلی آیت میں ذکر ہے جو سیدھی میری رضا کی جنتوں کی طرف لے جانے والی ہے۔

ان آیات سے کچھ تو میں نے ان کے ترجمے کے وقت بتا دی ہیں اس کو دہرا دیتا ہوں جن باتوں کا پتہ لگتا ہے وہ یہ ہے کہ تمام انسانوں کے درمیان عدل قائم کرنے کا حکم ہے تمام انسانوں کے درمیان۔ دوسرے یہ کہ دشمنی عدل کے خلاف آمادہ نہ کرے۔ اس زمانہ میں بدقسمتی سے آپس میں الف بسلین قلوبکم کے باوجود فاصبحتم بنعمتہٖ اخوانا کے باوجود مسلمان مسلمان بھی لڑ پڑتے ہیں لیکن جو اس کے حقیقی مصداق تھے وہ تو الیا نہیں

کرتے تھے۔ غیر مسلم کی دشمنیوں کی طرف اشارہ کیا گیا تھا کہ ان کی دشمنیاں بھی اے میری بات ماننے والو! تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کریں کہ عدل کی جو تعلیم تمہیں دی گئی ہے تم اسے چھوڑ کے خیانت اور بے انصافی کی راہوں کو اختیار کرو۔

ہمارا حکم یہی ہے

کہ دشمن سے بھی عدل و انصاف کیا جائے۔ تیسری بات یہ بتائی گئی ہے کہ عدل تقویٰ کے سب سے قریب۔ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى۔ یعنی اگر تم میری پناہ میں آنا چاہتے ہو، اگر تم تقویٰ کی چادر میں اپنے وجود کو لپیٹ کر شیطان کے تمام حملوں سے محفوظ رہنا چاہتے اور میرا پیار حاصل کرنا چاہتے ہو تو تمہیں عدل کے مقام پر قائم رہنا ہو گا۔ چوتھے یہ بتایا کہ جب تک کوئی شخص عدل کے مقام پر قائم نہ رہے وہ یہ خیال دل میں نہ لائے کہ اسے پھر خدا کی پناہ بھی مل جائے گی اور اس کی مدد اور نصرت بھی حاصل ہو گی پانچویں یہ کہا کہ انصاف کرو اور اللہ کے عہد کو پورا کرو۔ چھٹے یہ بتایا کہ جو عدل نہیں کرتے وہ پھر کسی خیر کی طاقت نہیں رکھتے فساد ہی پیدا کرنے والے ہیں۔ ساتویں یہ بتایا کہ جو عدل نہیں کرتے وہ صراط مستقیم پر نہیں۔ بھٹکے ہوئے ہیں مقصد حیات کو وہ حاصل نہیں کر سکتے آٹھویں یہ بتایا کہ یہ خواہشات نفس کی پیروی عدل و انصاف کی راہ سے دور لے جاتی ہے اس واسطے

ہوائے نفس کی پیروی نہیں کرنی

اور نویں یہ بتایا (الف) جو اہل ہیں ان کو ان کی امانتیں دو اور (ب) جو فیصلے ہوں ان میں عدل ہو یہ دوسری آیت ہے جو پڑھنے سے رہ گئی تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ (النساء آیت: ۵۹) جو اہل ہیں ان کو ان کی امانتیں دو۔ اہلیت خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت سے ثابت ہوتی ہے۔ اہلیت خدا تعالیٰ کی دی ہوئی طاقتوں کی نشوونما سے ظاہر ہوتی ہے ایک شخص کو اللہ تعالیٰ توفیق دیتا ہے کہ وہ یونیورسٹی میں فرسٹ آتا ہے اور ریکارڈ توڑتا ہے خدا کہتا ہے جو اہل ہے اس کو اس کی امانت دو اس کی [illegible] کرو ایک تو یہ ہے کہ پھر اگر کوئی وظیفہ فرسٹ آنے کے ساتھ تعلق رکھتا ہے تو یہ کوشش نہ کرو کہ اس شخص کو نہ ملے بلکہ ہمارے کسی دوست کے بیٹے کو ملے جو فرسٹ نہیں آیا۔ دنیا میں یہ ہوتا رہتا ہے۔ ساری دنیا ہی گند میں ملوث ہوئی ہوئی ہے اور خدا تعالیٰ نے یہ کہا کہ اہلیت کی بنا پر تمہیں بعض ایسے حقوق ہیں جو اہل کو ہوتے ہیں اہلیت کی بنا پر آتا ہے اور اس کے ساتھ یہ ہے کہ بعض تو ایسے فیصلے ہیں جن کا تعلق حاکم وقت سے نہیں مثلاً یونیورسٹی نے فیصلہ کرنا ہے بعض کا فیصلہ باہمی پنچایتوں نے کرنا ہے۔ باہمی گفت و شنید نے کرنا ہے۔ بعض کا فیصلہ باہمی التزام نے کرنا ہے یہ بہت ساری ایسی اہلیتیں ہیں جن کا تعلق حاکم وقت سے نہیں تو پہلے یہ اصول بتا دیا کہ ہر اہلیت جو بھی مطالبہ کرتی ہے وہ امانت ہے اور وہ امانت حق دار کو جو اہل ہے اسے ملنی چاہئیے اور دوسرے یہ کہا کہ اپنے ملک کے اندر حاکم وقت کا یہ فرض ہے کہ انصاف اور عدل کو ہاتھ سے نہ چھوڑے اور تعصبات سے بالا ہو کر عدل کے مقام کو مضبوطی سے پکڑ کے

اسلامی تعلیم کی روشنی میں

وہ حکومت چلائے تاکہ ملک کے اندر خوشحالی پیدا ہو۔ تعصب جو ہے میں بہت دفعہ پہلے بھی سمجھا چکا ہوں آپکو، یہ صرف جماعت احمدیہ کے خلاف ہی تو تعصب نہیں ہمارے ملک میں بے شمار تعصبات ہیں۔ بڑی تکلیف ہوتی ہے دیکھ کے مثلاً ایک وقت میں ہمارے سامنے آ گئے عربائی تعصبات۔ ہمارے سامنے آ گئے زبان کا جو فرق ہے اس کا تعصب پشتو بولنے والا پنجابی بولنے والے کو پسند نہیں کرتا۔ پنجابی بولنے والا پشتو بولنے والے کو پسند نہیں کرتا وہ اس کے حقوق مارنے کے لئے تیار یہ اس کے حقوق مارنے کے لئے تیار خدا نے کہا اس طرح نہیں کام چلے گا۔

پھر تعصب اپنے نااہلوں کے حق میں تعصب غیر اہل کے خلاف یہ تعصب ہے

یعنی جو اہل نہیں اس کو دیدینا جو اہل ہے اُس کو نہ دینا بیشمار شکلیں ہیں تعصبات کی۔ بیشمار شکلیں ہیں خدا تعالےٰ کی اس حسین تعلیم کو توڑنے کی جو ہمیں نظر آتی ہیں۔ ہمارا کام تو ہے وعظ کرنا۔ وعظ کر دیتے ہیں اور اس سے بھی بڑھ کر ہمارا یہ کام ہے کہ ہم یہ دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ نوعِ انسانی کو اس عظمت سے شناسا کرے۔ جو عظمت خدا تعالےٰ نے اُن کے لئے پیدا کی اور جن رفعتوں تک خدا تعالیٰ انسان کو لے جانا چاہتا ہے نوعِ انسانی اس رفعت کو حاصل کرے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر چل کے وہ

اس بلندیوں پر پہنچیں

کہ واقعی ایسی جنتیں جن کے حسن کی، جن کی لذت کی، جن کے سرور کی کوئی مثال نہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کی رضا کی اُن جنتوں تک ہمیں لیجانے والے ہیں ہمارا کام ہے دعائیں کریں اور وعظ کریں۔ وعظ بھی ہم کر دیتے ہیں اور دعائیں بھی۔ آپ کو بھی جتنی توفیق ہے بہت دعائیں کریں۔ نوعِ انسانی کیلئے دعائیں کریں پہلا حق تو ان کا ہے نا۔ پہلا حق اسکا ہے جس کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مخاطب کر کے کہا میں تمہاری طرف مبعوث ہو کر آیا ہوں۔ وہ ہیں کَافَّةً لِّلنَّاسِ۔ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا۔ اے لوگو! میں ساروں کی طرف آیا ہوں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں تم سب کی طرف اے انسانو! مبعوث ہو کے آیا ہوں۔ اور اگر ہم اپنی دعاؤں میں سب انسانوں کو بھول جائیں تو پھر ہمارا کیا پیار باقی رہ جائیگا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

اللہ تعالےٰ ہمیں ان حقائق کے سمجھنے کی توفیق عطا کرے اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور مقام کو اور جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے حسن اور اس کے احسان کو اور جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نور اور آپکے اسوہ کو پہچانتے نہیں، توفیق عطا کرے۔ وہ ان سب کو پہچاننے لگ جائیں اور خدا تعالیٰ کی رضا کی جنتوں میں داخل ہونیکا ان کیلئے سامان پیدا ہو جائے۔ آمین +

(منقول از الفضل ۱۸ اگست ۱۹۸۰ء)

نمایاں کامیابی اور درخواستِ دُعا

اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ اور بزرگان کی توجہ اور دعاؤں سے خاکسار کی چھوٹی بیٹی عزیزہ مبشرہ فضل سلمہا نے سیکنڈ ڈویژن میں میٹرک کے امتحان میں کامیابی حاصل کی ہے۔ اور نیشنل گرلز انٹر کالج شاہجہانپور کی طالبات میں اول پوزیشن حاصل کر کے اسکالرشپ کی مستحق قرار پائی ہے۔ نیز خاکسار کا بڑا بیٹا عزیز عبد الباسط فضل سلمہ بھی آٹھویں کے امتحان *

* میں سیکنڈ ڈویژن میں کامیاب ہوا ہے۔ بطور شکرانہ مختلف مدات میں مبلغ بیس روپے بھجواتے ہوئے جملہ بزرگان و احباب کی خدمت میں ان سب بچوں کی روحانی جسمانی ترقیات اور روشن مستقبل کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ خاکسار ۔ عبد الحق فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ۔

قُرآنِ کریم اور قیامِ سلسلہ کی غرض

از مکرم مولوی عبد الرشید صاحب ضیاء مبلغ انچارج بھاگلپور ۔ بہار

بانیٔ اسلام حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی اہم غرض یہ تھی کہ آپ ساری دنیا جو خدا تعالیٰ سے بہت دور جا پڑی تھی اور شرک و بت پرستی اور الحاد و بے دینی میں غرق تھی اُس کا تعلق پھر سے اپنے معبودِ حقیقی کے ساتھ قائم کریں اور اُس دین کو جو آپ لائے تھے تمام ادیان پر غالب کر دیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝

اس آیت کریمہ کی روشنی میں جب ہم دیکھتے ہیں تو یہ چیز نمایاں نظر آتی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں اسلام کو دیگر ادیان پر غالب کرنے کا کام جزیرۂ عرب میں تو مکمل ہو گیا لیکن آپ کا مشن چونکہ ساری دنیا کے لئے تھا اس لئے ساری دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کا کام آپ کے اس موعود روحانی فرزند کے ذریعہ ہونا مقدر تھا جس کی بعثت منہاج نبوت پر آخری زمانہ میں ہونے والی تھی جیسا کہ امام فخر الدین رازی ساتویں صدی کی ابتداء میں اپنی تفسیر میں آیت (ھو الذی) پر اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تو اسلام سب ادیان پر غالب نہ آیا۔ تحریر فرماتے ہیں:-

الوجہ الثانی الجواب ان نقول روی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال: ھذا وعدٌ من اللّٰہِ بانّہٗ تعالیٰ یجعل الاسلام عالیاً علی جمیع الادیان و تمام ھذا یحصل عند خروج عیسیٰ وقال السُّدّیُّ ذٰلک عند خروج المھدی لا یبقی احدٌ الّا دخل فی الاسلام او ادّی الخراج

(جلد ۱۶ صفحہ ۴۰ طبع مصری)

کہ دوسرا جواب اس اعتراض کا یہ ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسلام کو سب ادیان پر غالب کرے گا اور یہ وعدہ پورے طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ظاہر ہونے پر پورا ہوگا۔ اور امام سُدّی نے کہا ہے کہ مہدی کے ظاہر ہونے کے وقت ایسا ہوگا اور کوئی شخص ایسا نہیں رہے گا جو اسلام میں داخل نہ ہو جائے یا خراج ادا نہ کرے۔

غرض اسلام کو دُنیا کے سب دینوں پر غالب کرنے کا کام ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں پوری قوت اور شوکت کے ساتھ خروج مہدی و مسیح سے وابستہ کر دیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس عظیم الشان کام کے لئے اس زمانہ میں بانیٔ سلسلہ عالیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو منتخب کرتے ہوئے فرمایا:-

"اُٹھ کہ میں نے تجھے اس زمانہ میں اسلام کی حجت پوری کرنے کے لئے اور اسلامی سچائیوں کو دُنیا میں پھیلانے اور ایمان کو زندہ اور قوی کرنے کے لئے چُنا۔"

(تریاق القلوب، صفحہ ۱۰۶)

اس الہامِ الٰہی کی روشنی میں اسلام کے احیاءِ نو اور اسے تمام ادیان پر غالب کرنے کے لئے جو کام آپ نے فرمایا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اپنی جماعت کو وصیت کرتے ہوئے آپ تحریر فرماتے ہیں۔

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا ہوں۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دُعاؤں کے ساتھ۔"

(الوصیت)

یہ وہ نصب العین ہے جس کے لئے جماعت احمدیہ قائم ہوئی ہے۔ چونکہ احمدیت اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا دوسرا نام ہے۔ اس دور میں اسلام کا اکنافِ عالم میں پھیلنا مقدر ہے اور قرآنی شریعت کی فضیلت و برتری اسلام کے موعود غلبہ کو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم سے ہی وابستہ فرمایا ہے۔ چنانچہ فرمایا:-

وَالْقُوْا عَلَیْهِ بِمِثْلِ الْقُرْآنِ فَاِنَّ شَانَهٗ مَلَاءٌ شَدِیْدٌ

کہ دجالیت کا مقابلہ اس وقت قرآن کریم کے ذریعہ ہی ہو سکے گا۔ ورنہ اس کا فتنہ بہت خطرناک ہے۔

اپنے آقا و مطاع صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے پیشِ نظر بانیٔ سلسلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سب سے بڑا کارنامہ یہی سرانجام دیا کہ مسلمانوں کی توجہ قرآن مجید کی طرف پھیر دی۔ آپ نے اپنی جماعت کو ارشاد فرمایا۔

"تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن مجید کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے اُن کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوعِ انسانی کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔ اور تمام آدمزادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔"

(کشتی نوح صفحہ ۲۸)

الغرض یہ وہ عظیم مقصد ہے جو عظمتِ قرآن پاک کے اظہار کے ذریعہ تمام اکنافِ عالم میں اس کے کامل غلبہ کے لئے جماعت احمدیہ کے ہر فرد کے سامنے ہونا چاہیئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی فرزند ہونے کے لحاظ سے ہمارا فرض ہے کہ قرآن کریم کے بے پایاں حسن کی حقیقی قدر کریں اور اُسے دنیا کے کونے کونے میں پھیلائیں اس نور سے اپنے دلوں کو بھی منور کریں اور اس نور سے آفاقِ عالم کو بھی روشن و تابناک کر دیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تعلیم اور قرآنی انوار کے تمام دنیا میں پھیلنے کی دلی آرزو کو آپ کے برحق خلیفہ موعود روحانی جانشین سے زیادہ احسن رنگ میں کون سمجھ سکتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موعود نافلہ اور جماعت احمدیہ کے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"خلیفۂ وقت کا سب سے بڑا کام اور اہم کام یہی ہوتا ہے کہ وہ قرآن کریم کی تعلیم کو رائج کرنے والا ہو اور نگرانی کرنے والا ہو کہ وہ لوگ جو سلسلہ حقہ کی طرف منسوب ہونے والے ہیں کیا وہ قرآن کریم کا جُوا اپنی گردنوں پر رکھنے والے ہیں۔ اس سے منہ پھیرنے والے نہیں بلکہ اس کی پوری پوری اطاعت کرنے والے ہیں۔" (مجموعہ خطبات "قرآنی انوار" صفحہ ۱)

چنانچہ اسی عظیم مقصد کو پورا کرنے کی غرض سے خلافتِ ثالثہ کے مبارک دور میں ۱۹۶۶ء میں تعلیم القرآن کی بابرکت تحریک جاری ہوئی اور ہمارے پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں

ارشادات حضرت امیر المومنین کا بقیہ ــــ

"اس لئے میں جماعت کے بھائیوں اور بہنوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ صرف احمدی کہلانا یا بیعت کر لینا کافی نہیں، بلکہ آپ کا فرض ہے کہ قرآن کریم اور اسلام کی دنیا میں عزت قائم کریں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو بلند کرنے والے ہوں۔ لیکن یہ کام ہرگز نہیں ہو سکے گا جب تک کہ دل میں اس کی محبت نہ ہو۔ جب تک کہ قرآن پاک کا علم آپ کو حاصل نہ ہو۔ جب تک کہ آپ اس کو کما حقہٗ سمجھنے والے نہ ہوں اور جب تک کہ ہمیشہ اس کے متعلق غور و فکر کرنے والے نہ ہوں۔ پس جب تک آپ قرآن کریم کی عزت کو دنیا میں قائم کرنے کی کوشش نہیں کریں گے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں بھی اور دنیا کی نگاہ میں بھی کوئی عزت حاصل نہیں کر سکتے۔

اگر آپ نے اپنی زندگی کا مقصد حاصل کرنا ہے اور اگر آپ نے اُس غرض کو جس کے لئے جماعت قائم کی گئی ہے حاصل کرنا ہے تو ضروری ہے کہ آپ قرآن کریم سے پیار کرنے والے ہوں۔ اس طرح کہ اس کے تمام احکام پر عمل کرنے والے ہوں۔ قرآن کریم کی عزت کرنے والے ہوں۔ قرآن کریم کے نور سے خود بھی منور ہوں اور پھر اس نور کی دنیا میں اشاعت بھی کریں۔"

(قرآنی انوار ص۳۳ ـ ص۳۴)

پھر فرمایا :ـ

"ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم کی کامیاب اشاعت اور اسلام کے غلبہ کے متعلق قرآن کریم میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی اور ارشادات میں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں جو خوشخبریاں اور بشارتیں پائی جاتی ہیں اُن کے پورا ہونے کا وقت قریب آ گیا ہے۔

اس لئے میں پھر اپنے دوستوں کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہم پر واجب ہے کہ ہر احمدی مرد اور ہر احمدی عورت، ہر احمدی بچہ، ہر احمدی جوان اور ہر احمدی بوڑھا پہلے اپنے دل کو نورِ قرآن سے منور کرے۔ قرآن سیکھے، قرآن پڑھے۔ اور قرآن کے معارف سے سینہ و دل بھرے اور معمور کرے کہ ایک نورِ مجسم بن جائے۔ قرآن کریم میں ایسا محو ہو جائے، قرآن کریم میں ایسا گم ہو جائے، قرآن کریم میں ایسا فنا ہو جائے کہ دیکھنے والوں کو اس کے وجود میں قرآن کریم کا ہی نور نظر آئے اور پھر ایک معلم اور اُستاد کی حیثیت سے تمام دنیا کے سینوں کو انوارِ قرآنی سے منور کرنے میں ہمہ تن مشغول ہو جائے۔ اے خدا! تو اپنے فضل سے ایسا ہی کر کہ تیرے فضل کے بغیر ایسا ممکن نہیں:ـ

اے زمین اور آسمان کے نور! تو ایسے حالات پیدا کر دے کہ دنیا کا مشرق بھی اور دنیا کا مغرب بھی، دنیا کا جنوب بھی اور دنیا کا شمال بھی نورِ قرآن سے بھر جائے۔ اور سب شیطانی اندھیرے ہمیشہ کیلئے دُور ہو جائیں۔" (ص۶۸)

اس موعودہ فتح اور غلبہ کو قریب تر لانے کیلئے جلسہ سالانہ ۱۹۷۳ء میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "**صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ**" کے عظیم الشان منصوبہ کا اعلان فرمایا تھا اب غلبۂ اسلام کی صدی قریب سے قریب تر آ رہی ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق اس کے آثار ظاہر ہو چکے ہیں۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حالیہ مغربی ممالک کا دورہ بھی اس کی ایک اہم کڑی ہے۔ نیز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے حالیہ دورہ سے پہلے جس تعلیمی منصوبہ کا اعلان فرمایا وہ تعلیمی منصوبہ بھی صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کا اہم حصہ ہے۔ اور غلبہ اسلام کی آسمانی مہم سے اس کا گہرا تعلق ہے۔

پس آئیے ہم اس مقصد کی تکمیل کے لئے کوشاں ہوں، اور اپنے دن اور رات اس مہم میں لگا دیں کیونکہ اس کے بغیر ہم وہ کام ہرگز سرانجام نہیں دے سکتے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق دے اور ہمیں اپنی اُن عظیم ذمہ داریوں کو جو غلبہ اسلام کو قریب تر لانے کے لئے ہم پر عائد ہوتی ہیں کما حقہٗ ادا کرنے کی سعادت عطا فرمائے۔ آمین۔

خصوصی شمارہ

قارئین کو مطلع کیا جاتا ہے کہ "بدر" کا آئندہ شمارہ ربوبیت میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت کے ایک دلچسپ تحقیقی مقالے پر مشتمل ہونے کی وجہ سے خصوصی اہمیت کا حامل ہوگا۔ جو احباب یا جماعتیں اپنی ضرورت کے مطابق زائد پرچے منگوانے کی خواہشمند ہوں وہ نظارت دعوۃ و تبلیغ سے قیمتاً حاصل کر سکتی ہیں۔ (ایڈیٹر)

پروگرام دورہ مکرم مولوی محمد اکرم صاحب انسپکٹر وقفِ جدید

جملہ جماعتہائے احمدیہ صوبہ جموں وکشمیر کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی محمد اکرم صاحب مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق دورہ کریں گے۔ جملہ عہدیداران جماعت و مبلغین کرام موصوف کے ساتھ کما حقہٗ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

نام جماعت	تاریخ آمد	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ آمد	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	–	–	۶/۹/۸۰	باری پورہ خانقاہ نامنی	۲۲/۹/۸۰	۳	۲۵/۹/۸۰
جموں	۶/۹/۸۰	۱	۷/۹	ناصر آباد	۲۵/۹	۲	۲۶/۹
بڑھانوں	۷/۹	۱	۸/۹	شورت	۲۶/۹	۱	۲۷/۹
چارکوٹ	۸/۹	۲	۱۰/۹	آستور کوریل	۲۷/۹	۳	۳۰/۹
کالابن لوہارکہ	۱۰/۹	۱	۱۱/۹	رشی نگر	۳۰/۹	۲	۲/۱۰/۸۰
سلواہ۔ گورسائی پٹھانہ تیر	۱۱/۹	۱	۱۲/۹	ماندوجن	۲/۱۰/۸۰	۱	۳/۱۰
پونچھ شیندرہ۔ درہ	۱۲/۹	۱	۱۳/۹	شوپیاں۔ گاگرن مونو	۳/۱۰	۱	۴/۱۰
جموں	۱۳/۹	۱	۱۴/۹	ہتہ واڑہ۔ مانلو	۴/۱۰	۲	۶/۱۰
بھدرواہ	۱۴/۹	۲	۱۶/۹	سری نگر	۶/۱۰	۱	۷/۱۰
سری نگر	۱۶/۹	۳	۱۹/۹	ترک پورہ اڈنہ گام	۷/۱۰	۱	۸/۱۰
ہاری پاری گام	۱۹/۹	۱	۲۰/۹	لولاب	۸/۱۰	۱	۹/۱۰
اسلام آباد (بیج بہاڑہ)	۲۰/۹	۱	۲۱/۹	سری نگر	۹/۱۰	۱	۱۰/۱۰
اندورہ	۲۱/۹	۱	۲۲/۹	قادیان	۱۱/۱۰/۸۰	–	–

اعلانات نکاح

(۱)ـــ مورخہ ۱۷/۸/۸۰ بروز اتوار بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ پینگاڈی میں خاکسار نے عزیزہ رحمت بی بی صاحبہ بنت مکرم عبد الرزاق صاحب (کوڈالی) کے نکاح کا اعلان مکرم احمد کویا صاحب ابن مکرم ابوبکر کویا صاحب (پینگاڈی) کے ساتھ مبلغ /۵۰۰ روپے حق مہر پر کیا۔

اس خوشی میں مکرم عبد الرزاق صاحب نے بطور شکرانہ مختلف مدات میں پندرہ روپے ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ خیراً۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

خاکسار۔ محمد عمر مبلغ سلسلہ مدراس نزیل پینگاڈی۔

(۲)ـــ مورخہ ۲۲/۸/۸۰ بروز جمعۃ المبارک مسجد اقصیٰ میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے خاکسار کی بیٹی عزیزہ امۃ العزیز سلمہا کا نکاح عزیزم مجید احمد خان سلمہ اللہ تعالیٰ ابن مکرم قمر خان صاحب آف پنکال (اڑیسہ) کے ہمراہ مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں اس رشتہ کے جانبین کے لئے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ فتح محمد گجراتی درویش قادیان

اخبار قادیان

قادیان یکم تبوک (ستمبر)۔ محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان سلسلہ کے کام سے چند روز دہلی میں قیام کرنے کے بعد آج بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت کے ساتھ واپس قادیان تشریف لے آئے ہیں۔

قادیان ۲۔ تبوک (ستمبر)۔ مقامی طور پر مکرم مرزا محمد زمان صاحب درویش، مکرم بہادر خان صاحب درویش اور مکرم فتح محمد صاحب اسلم بیمار ہیں۔ اسی طرح اہلیہ ثانی محترم ملک صلاح الدین صاحب اور اہلیہ مکرم مرزا ظہیر الدین منور احمد صاحب درویش بھی مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔ جملہ احباب جماعت کی خدمت میں ان تمام مریضان کی کامل صحت و شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ضلع کپواڑہ میں ہماری تبلیغی جدوجہد اور اس کے خوشکن نتائج

(رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی شیخ حمید اللہ صاحب مبلغ لولاب (کشمیر)

ایک وقت تھا کہ جب اسی وادی لولاب میں خاکسار کو احمدیت قبول کرنے کی بناء پر سخت زدوکوب کیا گیا تھا۔ پاؤں میں بیڑیاں ڈالی گئیں اور منہ پر کیچڑ مل کر گاؤں گاؤں پھرایا گیا اور سنگسار کرنے کی کوشش کی گئی ہزاروں کے مجمع میں مُلّا لوگ احمدیت کے خلاف گند اُچھالتے خاکسار کو درمیان میں بٹھایا جاتا اور لوگ خاکسار پر لعن طعن کرتے۔ خاکسار کی پہلی بیوی نور بیگم صاحبہ مرحومہ کا نکاح زبردستی دوسری جگہ کرنا چاہا ان کے انکار کی صورت میں مرحومہ کو تین ماہ قید رکھا گیا جہاں رات کو وہ سوتیں (اسوقت خاکسار کا پہلا بچہ دو برس کا تھا) اس کمرے کو تالا لگایا جاتا۔ خاکسار کو گورنمنٹ نے جب آزاد کرایا تب بھی چار سال تک سوشل بائیکاٹ جاری رہا اور جب خاکسار تبلیغ کی غرض سے باہر نکلتا تو شریر بچوں اور اوباش نوجوانوں کو درپئے کیا جاتا جو گالیاں دیتے، سیٹیاں بجاتے اور دل آزار آوازے کستے۔ لولاب والوں نے تہیہ کر رکھا تھا کہ خاکسار کو یہاں نہیں رہنے دینگے۔

تصویر کا دوسرا رُخ مگر آج خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس علاقہ میں ہماری تبلیغ جاری ہے اور مخالفت کرنے والوں میں سے کئی ہٹ چکے ہیں لیکن احمدیت کا پودا جڑ پکڑ گیا ہی آ گے بڑھتا چلا جا رہا ہے ۱۹۴۷ء میں خاکسار اور خاکسار کی بیوی مرحومہ اور خاکسار کا بڑا بیٹہ صرف تین افراد احمدی تھے جبکہ آج بفضلہ تعالیٰ بہت سے مخلص افراد ہماری جماعت کے سرگرم رکن ہیں۔

تبلیغی مذاکرات اس ماہ خاکسار نے جناب ایس پی صاحب کپواڑہ سے ملاقات کر کے انگریزی قصیدہ کتابچہ پیش کیا موصوف نے بخوشی لیا اور فرمایا کہ آپ میرے پاس وقتاً فوقتاً آیا کریں ہو سکتا ہے کہ میں بھی احمدیت میں شامل ہو جاؤں۔ اسی طرح جناب سیشن جج صاحب کپواڑہ کو بھی لٹریچر پیش کیا گیا۔ تو انہوں نے بھی شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔ دیگر سرکاری ملازمین، وکلاء اور اساتذہ کو بھی تبلیغ کی گئی۔ ایک مولوی صاحب کو جب خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وہ اشعار پڑھکر سنائے گئے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں آپ نے لکھے ہیں۔ تو بہت متأثر ہوئے اور کہنے لگے کہ مہدی تو میں کہہ نہیں سکتا کیونکہ مجھے ابھی شک ہے لیکن ایسے شخص کو ولی ضرور کہوں گا۔ خاکسار نے وہ پیشگوئیاں جو پوری ہو چکی ہیں پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ایک مدعی ماموریت من اللہ کی صداقت پرکھنے کے لئے تین طریق لازمی ہیں۔ اول یہ کہ کیا زمانہ کو ضرورت ہے کیونکہ بے ضرورت مامور نہیں آتا۔ دوم یہ کہ سابق انبیاء علیہم السلام کی پیشگوئیاں اس پر صادق آتی ہیں۔ سوم یہ کہ اس مدعی کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیسا سلوک کیا ہے۔ آیا مکالمات و مخاطبات الٰہیہ کا دروازہ اس پر کھلا ہے۔ چنانچہ خاکسار نے ان تینوں طریقوں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود کو بطور دلائل جب پیش کیا اس پر مولوی صاحب نے دعا اور غور کرنے کا وعدہ کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی راہنمائی فرمائے اور اس علاقہ میں احمدیت کے فروغ کے اسباب مہیا کرے آمین

جماعت احمدیہ آسنور کشمیر کی جماعتی مساعی

(رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب بٹ مبلغ آسنور (کشمیر)

آسنور کی آبادی قریباً اٹھارہ صد افراد پر مشتمل ہے جو بفضلہ تعالیٰ تمام کی تمام احمدی ہے افراد جماعت میں خدمت دین کا جذبہ موجود ہے اور باوجود حالات کی ناساعدت کے احباب جماعت جس مخلصانہ رنگ میں دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں وہ قابل تحسین ہے۔

رمضان المبارک سے پہلے جماعت کے پاس اپنا لاؤڈ اسپیکر موجود نہ تھا خاکسار نے اس اہم ضرورت کو جماعت کے سامنے رکھا تو احباب نے فوری طور پر اکیس صد روپے کا انتظام کر کے مسجد احمدیہ آسنور کے لئے لاؤڈ اسپیکر مہیا کیا چنانچہ ماہ رمضان المبارک میں بفضلہ تعالیٰ لاؤڈ اسپیکر پر ہی پانچ وقت اذان کے علاوہ دو وقت درس اور نماز تراویح پڑھی جاتی رہی۔ اسی طرح مسجد کی دیوار اور حمام کی تعمیر وغیرہ ضروریات کے سلسلہ میں بھی تحریک کرنے پر احباب نے والہانہ لبیک کہا۔ دریوں کے لئے فوری طور پر مبلغ ۱۵۰/- روپئے مہیا کئے اور حمام کی تعمیر کا کام بھی رضاکارانہ طریق پر شروع کر دیا۔ امید ہے کہ ماہ نومبر تک اسکی تعمیر کا کام مکمل ہو جائیگا۔ انشاء اللہ۔ آئندہ سال نئی مسجد کی تعمیر کا پروگرام ہے جس میں مستورات بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی ہیں جزاھن اللہ خیراً۔

چندہ جات خاکسار نے احباب کو چندوں کی ادائیگی پر خصوصی رنگ میں توجہ دلائی جس کے نتیجہ میں احباب نے فوری طور پر اپنے بقایا جات کی ادائیگی کی فکر کی۔ بفضلہ تعالیٰ ایک ہی ماہ میں مبلغ ۱۰۰۰/- روپیہ کی نقد وصولی ہو گئی اس کام میں مکرم صدر جماعت اور مکرم سیکرٹری مال صاحب نے مخلصانہ تعاون فرمایا جزاہ اللہ خیراً۔ چندہ جات کی وصولی کا کام ہنوز جاری ہے۔

چندہ جات مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ اسی ماہ میں مکرم مولوی محمد اقبال صاحب ڈار بطور انسپکٹر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ یہاں تشریف لائے ان کی آمد سے پہلے یہاں صرف مجلس خدام باقاعدہ تنظیم سے منسلک تھے لیکن خاکسار، مکرم قائد صاحب مقامی نیز مکرم مولوی صاحب موصوف کی کوشش سے مقامی مجلس کی تجنید کا کام مکمل کیا گیا نیز مبلغ آٹھ صد روپے کا بجٹ بھی تیار ہوا۔ اور دوروز میں ہی مبلغ ۲۵۰/- روپے نقد وصول کئے گئے اسی روز اطفال الاحمدیہ آسنور کی تنظیم کر کے ان کا بجٹ بھی بنایا گیا۔ نیز اسی روز مبلغ بیس روپے چندہ مجلس اطفال الاحمدیہ بھی جمع کئے گئے۔

چندہ لجنہ اماء اللہ اور انتخاب عہدیدار لجنہ اماء اللہ اسی ماہ خاکسار نے یہاں پر مقامی لجنہ اماء اللہ کا انتخاب کرایا اور تنظیم کو پھر منظم کرنے کی کوشش شروع کی گو ابھی مرکز سے عہدیداران کی منظوری نہیں آئی تاہم مبلغ ۱۵۰/- روپے چندہ لجنہ اماء اللہ اب تک جمع ہو گیا ہے۔ اس کے علاوہ انصار اللہ کی تنظیم بھی منظم ہو گئی زعیم کا انتخاب خاکسار کے آنے سے پہلے ہو چکا تھا۔ انشاء اللہ یہ ساری تنظیمیں احسن رنگ میں اپنا کام سرانجام دیں گی۔

چندہ کانفرنس بابت سری نگر دوران ماہ یہاں پر احباب سے یہ چندہ بھی وصول کیا گیا مکرم صدر صاحب جماعت اور مکرم قائد صاحب مقامی نے اس سلسلہ میں بڑھ چڑھ کر تعاون دیا جزاھم اللہ خیراً بفضلہ تعالیٰ اب تک مبلغ ۴۰۰/- روپیہ کی رقم وصول ہو چکی ہے عرصہ قریباً بیس سال سے یہاں پر صرف ایک سکول جاری ہے۔ اب کشمیر گورنمنٹ نے اس سکول کو ہائی سکول بنانے کا فیصلہ کیا ہے مگر شرپسند عنصر اس سلسلہ میں بہت سی رکاوٹیں کھڑی کر رہے ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس اہم ضرورت کی تکمیل کے سامان کرے اور ہماری جماعتی مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین

شکریہ احباب

خاکسار کی والدہ محترمہ شمس النساء صاحبہ مرحومہ اہلیہ محترم منشی شمس الدین صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ کلکتہ کی اندوہناک وفات پر بہت سے بزرگان واحباب جماعت کی طرف سے تعزیتی خطوط موصول ہوئے ہیں جن کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔ ان خطوط میں ہمارے محترم بزرگان واحباب نے جس خلوص و محبت کا اظہار فرمایا ہے اس کی قدر کرتے ہوئے خاکسار نے کوشش بھی کی کہ سب کو فرداً فرداً جواب تحریر کر سکوں مگر معلوم ہوتا ہے کہ اس فریضہ کی کما حقہ ادائیگی خاکسار کی استطاعت سے باہر ہے۔ خاکسار خاندان کے جملہ افراد کی جانب سے ان تمام بزرگان احباب کا دلی شکریہ ادا کرتے ہوئے بارگاہ رب العزت میں دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی جناب سے اجر عظیم عطا فرمائے اور ہمیں اپنے مرحوم والدین کے نیک نمونہ کو صحیح رنگ میں اختیار کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(خاکسار رفیع الدین انور سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کلکتہ)

درخواست دعا

خاکسار کا بچہ عزیز عطاء الہادی سلمہٗ اکثر بیمار رہتا ہے۔ عزیز کی کامل صحت و شفایابی اپنی نئی ملازمت کے بابرکت ہونے اور بڑے بھائی مکرم دلدار علی صاحب کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے بزرگان واحباب جماعت کی خدمت میں دعاؤں کی عاجزانہ درخواست کرتا ہوں۔ خاکسار۔ اللہ بیلی اودے پور (راجستھان)

تبصرہ

مطبوعات مکتبہ عرفان ربوہ

اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے موجودہ دور میں احیاء دین اور قیام شریعت کی جو انتہائی اہم اور عظیم ذمہ داری ہم افراد جماعت احمدیہ کے نازک شانوں پر ڈالی گئی ہے اس سے کما حقہ طریق پر عہدہ برآ ہونے کے لئے جہاں یہ ضروری ہے کہ ہم ضروریات حقہ کے مطابق تمام افراد جماعت بالخصوص نئی پود کی صحیح رنگ میں تعلیم و تربیت اور اصلاح کے اہم تقاضوں کو پورا کرتے چلے جائیں وہاں اس ضمن میں جماعت کے مخلص احباب اور اداروں کی جانب سے اٹھائے جانے والے کسی بھی مفید اقدام کی کما حقہ حوصلہ افزائی بھی کی جانی اشد ضروری ہے تاکہ باہمی اشتراک و تعاون سے ہماری انفرادی و اجتماعی مساعی کو فروغ حاصل ہوتا رہے۔

دارالہجرت ربوہ میں "مکتبہ عرفان" کے نام سے ایک نئے اشاعتی ادارے کا قیام بلاشک اندرونی خاور پر جماعت کی روز افزاں تعلیمی و تربیتی ضروریات کی تکمیل کی راہ میں ایک قابل قدر اور مفید قدم ہے۔ جس کی مناسب حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے۔

اس وقت ہمارے سامنے مکتبہ ہذا کے طبع کردہ پانچ مفید دینی معلوماتی کتابچے بغرض تبصرہ موجود ہیں۔ افسوس کہ اخبار کی مختصر سی ضخامت اور محدود گنجائش کی بناء پر ہم اس جگہ سیر حاصل تبصرہ کرنے سے قاصر ہیں تاہم ذیل کا مختصر سا تعارفی خاکہ بھی ان کتب کی ضرورت و افادیت کو اُجاگر کرنے کے لئے کافی ہے۔

مکمل نماز مترجم

مرتب عمر پیام

۲۰×۲۲/۱۶ سائیز کے ۱۵۷ صفحات پر مشتمل اس کتاب میں نماز اور دیگر اسلامی عبادات سے متعلق تمام احکام اور ضروری فقہی مسائل پر مشتمل انتہائی مفید دینی معلومات کو عام فہم اور سادہ زبان میں ایسی خوبی کے ساتھ جمع کیا گیا ہے گویا دریا کو کوزے میں بند کر دیا گیا ہو کتابت کی قیمت ۵/۵۰ روپئے اس کی ضخامت کے اعتبار سے واجبی ہے۔

مکمل دعائیں مترجم

مرتب عمر پیام

اس مفید کتابچے میں ادعیۃ القرآن، ادعیۃ الرسول، ادعیۃ المسیح الموعود اور سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی انتہائی اثر و جذب میں ڈوبی ہوئی بعض منتخبہ دعائیں مناسب ترتیب کے ساتھ پیش کرنے کے بعد قبولیت دعا کے طریق پر مفصل روشنی ڈالی گئی ہے۔ نیز "بحر حکمت کے موتی" کے عنوان سے روز مرہ کے معمولات میں کار آمد اور انتہائی مفید باتیں اور اللہ تعالیٰ کے ۱۸۶ صفاتی ناموں کی جامع تشریح نے اس کتاب کی افادیت کو چار چاند لگا دیئے ہیں ۲۰×۲۲/۱۶ سائیز کے ۱۵۴ صفحات پر مشتمل اس کتاب کا ہدیہ صرف ۵/۷۵ روپے رکھا گیا ہے۔

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

تحریر حضرت اقدس المصلح الموعود رضی
سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا یہ انتہائی قیمتی مقالہ پہلی مرتبہ روزنامہ "الفضل" قادیان مجریہ ۲۶ر نومبر ۱۹۳۶ء کے "سیرۃ النبی صلعم نمبر" کی زینت بنا تھا۔ جسے افادہ عام کے لئے اب ۲۰×۳۰/۱۶ سائیز کے ۳۸ صفحات پر مشتمل خوبصورت کتابچہ کی شکل میں شائع کیا گیا ہے اور قیمت ۱/۷۵ روپیہ رکھی گئی ہے۔

میری والدہ

تصنیف حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب مد ظلہ

محترم حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب سابق صدر عالمی عدالت انصاف کے قلم زود رقم کا وہ شاہکار جس میں آپ نے اپنی والدہ محترمہ حسین بی بی صاحبہ مرحومہ کی پاکیزہ سیرۃ و سوانح کو انتہائی مؤثر اور دلنشین انداز میں بیان فرمایا ہے اور اب تک جس کے کئی ایڈیشن مختلف اداروں کی طرف سے طبع ہو کر ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو چکے ہیں۔ کتاب کا سائیز ۲۰×۳۰/۱۶ ضخامت ۱۰۶ صفحات اور قیمت صرف ۳/۷۵ روپے ہے۔

لمعات عجز

مجموعہ کلام محترم الحاج چوہدری شبیر احمد صاحب

جماعت کے نامور، خوش الحان اور شیریں بیان شاعر محترم الحاج چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل کا پر لطف اور دلکش منظوم کلام اکثر سلسلہ کے اہم اخبارات و رسائل کی زینت بن کر قبولیت عام کی سند حاصل کر چکا ہے۔" محترم موصوف کی ان ہی مطبوعہ نظموں میں سے بعض کا انتخاب کر کے انہیں خوبصورت کتابی صورت میں شائع کیا گیا ہے۔ ۲۰×۲۲/۱۶ سائیز کے ۵۰ صفحات پر مشتمل اس قیمتی مجموعہ کا ہدیہ صرف ۲/- روپے رکھا گیا ہے۔

بحیثیت مجموعی یہ تمام کتب عمدہ کاغذ اور معیاری طباعت کے زیور سے آراستہ ہیں۔ بہت اچھا ہوتا اگر کتابت کے پہلو کو بھی اسی طرح ملحوظ رکھا گیا ہوتا۔ بہرحال اپنی دینی افادیت اور اہمیت کے اعتبار سے ان کتب کا ہر احمدی گھرانے میں موجود ہونا ضروری ہے۔ خواہشمند احباب یہ کتب براہ راست مکتبہ عرفان گولبازار ربوہ سے طلب کریں۔

(خ۔ الف۔ الف)

دعائے مغفرت

(۱)۔ افسوس مکرم ایم محمد عثمان صاحب صدر جماعت احمدیہ سورب (کرناٹک) کی والدہ محترمہ آمنہ بی صاحبہ مورخہ ۳۰/۷/۸۰ کو بعمر ۸۵ سال وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کو ۱۹۲۹ء میں بیعت کے ذریعہ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی تھی۔ مرحومہ انتہائی مخلص، نیک اور پابند صوم و صلوٰۃ احمدی خاتون تھیں۔ غریب پروری اور ہر کس و ناکس کے ساتھ شفقت و ہمدردی ان کا نمایاں وصف تھا۔ زندگی کا بیشتر حصہ قرآن کریم ناظرہ پڑھنے اور پڑھانے میں گذارا۔

مرحومہ کی وفات پر غیر احمدی مخالفین نے فتنہ کھڑا کیا کہ ہم قبرستان میں تدفین نہیں ہونے دیں گے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اسی قبرستان میں مرحومہ کی تدفین کے سامان پیدا کر دیئے۔ اب وہی قبرستان ہمارے مخالفین کے ہاتھوں سے نکل کر غیروں کے قبضہ میں چلا گیا ہے۔ جب کہ جماعت احمدیہ سورب کو بفضلہ تعالیٰ حکومت کی طرف سے قبرستان کے لئے تین ایکڑ زمین الاٹ ہو چکی ہے۔ الحمد للہ۔

جملہ بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے۔ جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔

(۲)۔ مکرم ایم محمد عثمان صاحب صدر جماعت احمدیہ سورب (کرناٹک) کو اپنی والدہ محترمہ کی افسوسناک وفات کے چند ہی روز بعد مورخہ ۱۶/۱۷ اگست ۸۰ء کی شب بوقت تین بجے اپنی اہلیہ محترمہ زینب بی صاحبہ کی اچانک وفات کا ایک اور گہرا صدمہ برداشت کرنا پڑا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحومہ ساگر کے ایک مخلص احمدی مکرم عابد شریف صاحب مرحوم کی نہایت مخلص بیٹی اور بہت سی خوبیوں کی مالک احمدی خاتون تھیں۔ مہمان نوازی کا وصف نمایاں تھا مرکزی نمائندگان کی آمد پر بڑی خوشی محسوس کرتیں اور ہر ممکن خدمت بجا لانے کی کوشش کرتیں وفات سے دو دن قبل پہلے ایک دینی جلسہ میں شریک ہوئیں اور آنے والوں کی حتی المقدور خدمت بجا لانے کی توفیق حاصل کی۔

مرحومہ اس لحاظ سے خوش قسمت ہیں کہ جماعت احمدیہ سورب کو ملنے والے قبرستان میں سب سے پہلے دفن ہوئیں۔ اور یوں عملی رنگ میں احمدیہ قبرستان دلا گئیں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے تین لڑکے اور پانچ لڑکیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ جو بفضلہ تعالیٰ سب ہی شادی شدہ ہیں۔ احباب دعائیں فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے۔ جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور جملہ پسماندگان کو اس دوہرے صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (خاکسار رشید احمد مبلغ شیموگہ کرناٹک)

(۳)۔ افسوس محترم بابو محمد عالم صاحب ریٹائرڈ اسسٹنٹ ماسٹر قطبال (ضلع کیمل پور۔ پاکستان) گذشتہ دنوں ماہ رمضان المبارک کے دوران وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم انتہائی مخلص اور بے شمار اوصاف حمیدہ کے مالک احمدی بزرگ تھے۔ تبلیغ احمدیت کا بہت شوق اور جذبہ رکھتے تھے جس کی وجہ سے تبلیغی شغل ہر وقت جاری رہتا تھا۔ ایک مرتبہ خاکسار ان سے ملنے قطبال سٹیشن کے آفس میں گیا تو سلسلہ کے اخبارات اور کتب میز پر رکھی بڑی تھیں۔ میں نے جب ان کا مقصد دریافت کیا تو کہنے لگے کہ میری دلی خواہش رہتی ہے کہ جو دوست بھی میرے پاس آئیں وہ ان اخبارات و کتب کو دیکھیں اور مجھے ان سے تبلیغی گفتگو کا موقعہ مل جائے۔ خود خاکسار کو بھی محترم موصوف کے ذریعہ احمدیت سے متعارف ہونے کا موقعہ ملا اور کچھ ہی مدت کے بعد ان کے بلند اخلاق اور نیک عملی نمونہ سے متأثر ہو کر خاکسار کو قبول احمدیت کی سعادت نصیب ہوئی۔ تمام بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ بلندی درجات سے نواز ے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے آمین۔ (خاکسار حافظ الدین درویش قادیان)

درخواست ہائے دعا

(۱)۔ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مبلغ افریقہ و ملیشیا کی طبیعت گیس اور دل کی تکلیف کی وجہ سے ناساز چلی آرہی ہے۔ مکرم موصوف سلسلہ کے ایک مخلص و دیرینہ خادم ہیں اور ان دنوں لاہور میں زیر علاج ہیں۔ جملہ بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں مکرم موصوف کی کامل صحت و شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (۲) مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی ایم بی بی ایس شاہجہانپور مبلغ دس روپے بد اعانت بدر ارسال کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ موصوف ... عزیز عبدالواحد صاحب احمدی ... اور ... عزیز محمد شاہد صاحب قریشی سلمہ کے گھر میں بفضلہ تعالیٰ نرینہ ... موصوف ... بزرگان و احباب کی خدمت میں ہر دو عزیزان کے ہاں نیک صالح و خادم دین اور لمبی عمر پانے والی نرینہ اولاد ہونے اور ... نومولود کا ... ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں (اسسٹنٹ ایڈیٹر بدر)

(۳)۔ مکرم احمد رضا خان صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس کے ہاتھ میں ایک عرصہ سے ورم آجانے کے باعث تکلیف ہے۔ اُن کی کامل صحت و شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے

خاکسار۔ عبدالرشید ضیاء مبلغ بھاگلپور

(۴) خاکسار کی والدہ محترمہ بوجہ ہائی بلڈ پریشر و پیرانہ سالی اکثر فریش رہتی ہیں۔ جملہ بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں والدہ محترمہ کی صحت و شفایابی، خود اپنی اور اپنی اہلیہ کی صحت و سلامتی اور عزیزہ جمیلہ سلمہا متعلم ... سال دوم کے روشن مستقبل کیلئے دعاؤں کا خواستگار ہے۔

خاکسار عبدالحفیظ گلبرگی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ یادگیر

(۵) مکرم مولوی فیض احمد صاحب مبلغ شیموگہ کی اہلیہ بوجہ فالج اکثر فریش رہتی ہیں۔ موصوفہ کی کامل صحت و سلامتی کے لئے احباب کرام سے دعاؤں کی درخواست ہے (ایڈیٹر)

(۶) تیماپور کے ایک ... نوجوان مکرم ... عبدالحمید صاحب ... صاحب کاسے بامرحوم کو ... احمدیت کی توفیق عطا ہوئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو استقامت عطا فرمائے اور دینی و دنیوی مقاصد میں کامیابی عطا کرے۔ آمین

خاکسار۔ محمود احمد ... صدر جماعت احمدیہ تیماپور

(۷)۔ مکرم شیخ محبوب علی صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ جمشید پور کا بچہ پیٹ کی تکلیف میں مبتلا ہے۔ نیز خاکسار کا پوتا بھی بخار و کھانسی بیمار ہے ہر دو عزیزان کی کامل صحت و شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار ڈاکٹر سید حمیدالدین احمد جمشید پور

(۸) مکرم شیخ غلام مسیح صاحب۔ مکرم محمد یونس صاحب اور عبدالواحد صاحب سرینگر کانفرنس میں شمولیت کی غرض سے مورخہ ۱۹ ... ۸۰ کو یہاں سے روانہ ہوئے ہیں۔ موجودہ مخدوش حالات کی بناء پر تشویش ہے۔ مبلغ دس روپے مختلف مدات میں بھجواتے ہوئے ان تمام احباب کی صحت و سلامتی اور بخیر و عافیت اپنے مستقر پر واپس لوٹنے کے لئے بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ خاکسار محمد لطیف الرحمن و شیخ غلام ہادی معلم بھدرک

(۹)۔ خاکسار اور خاکسار کے ایک عزیز دوست مکرم منظور احمد صاحب ان دنوں کاروبار کی اور اقتصادی پریشانیوں سے دوچار ہیں۔ پریشانیوں کے ازالہ اور ہم دونوں کے والدین کی صحت و سلامتی کے لئے بزرگان و احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار۔ رفیق احمد غوری محبوب نگر)

(۱۰)۔ مکرم سلیم احمد صاحب دیگلور (ضلع محبوب نگر) کی اہلیہ صاحبہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ نیز موصوف کے برادر نسیم احمد بھی عارضہ قلب میں مبتلا ہیں۔ ڈاکٹروں کا مشورہ ہے کہ قلب کا اپریشن کیا جانا ضروری ہے جس کی وجہ سے سارا خاندان پریشان ہے

مکرم سلیم احمد صاحب موصوف نے مختلف مدات میں مبلغ بیس روپے ادا کرتے ہوئے جملہ بزرگان سلسلہ درویشان کرام و احباب جماعت کی خدمت میں دعاؤں کی نہایت ہی عاجزانہ درخواست کی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان ہر دو مریضوں کو شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے آمین (خاکسار۔ محمد بشیر الدین ناظم مجالس انصار اللہ ضلع محبوب نگر)

(۱۱)۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کے بیٹے عزیز رفیق احمد ... کو امتحان مولوی فاضل میں نمایاں کامیابی عطا فرمائی ہے۔ الحمدللہ مبلغ پانچ روپے بطور شکرانہ بد اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے عزیز کی اس کامیابی کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار فتح محمد گجراتی درویش قادیان

(۱۲)۔ محترمہ امۃ السلام صاحبہ قریشی اہلیہ مکرم یونس احمد صاحب اسلم مرحوم درویش

منظوری انتخاب عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ بھارت

مندرجہ ذیل جماعتوں کے عہدیداران کی منظوری مئی ۱۹۸۰ء تا اپریل ۱۹۸۳ء تین سال کیلئے دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان عہدیداران کو بہتر رنگ میں خدمت سلسلہ کی توفیق دے۔

ناظر اعلیٰ قادیان

۵/۷۵۔ جماعت احمدیہ دیلور گ...

صدر ...... مکرم عبدالغنی صاحب

سیکرٹری مال ...... محمد اقبال صاحب

تبلیغ ...... فہیم احمد صاحب ایڈووکیٹ

امام الصلوٰۃ ...... عبدالکریم صاحب نور

۶/۷۶۔ جماعت احمدیہ گوری دیلوی پیٹ

صدر ...... مکرم محمد عبدالعزیز صاحب

سیکرٹری مال ...... مکرم محمد عبدالنبی صاحب

۷/۷۷۔ جماعت احمدیہ بنارس

صدر و سیکرٹری مال ...... مکرم عبدالسلام صاحب

سیکرٹری تعلیم تبلیغ و تربیت ...... مکرم عبدالسمیع خان صاحب

۸/۷۸۔ جماعت احمدیہ بیدا گاہم

صدر ...... مکرم حسن چاند صاحب نائیکوڈی

سیکرٹری مال ...... نصیرالدین صاحب شیرا

تبلیغ ...... مولوی سراج الدین صاحب حمید

درستی انتخاب

(۱)۔ اخبار بدر مورخہ ۱۹ جون ۱۹۸۰ء میں جماعت احمدیہ ٹیلی چری کیرالہ کا انتخاب عدہ پر بوجہ رپورٹ بقایا مشروط شائع کیا گیا تھا

(۲)۔ اور عدہ ۲۸ پر جماعت احمدیہ عثمان آباد مہاراشٹر کا انتخاب بوجہ رپورٹ بقایا مشروط شائع کیا گیا تھا۔

ان ہر دو جماعتوں کے ذمہ کوئی بقایا نہیں ہے اس لئے ان جماعتوں کے انتخاب کی تین سالہ (مئی ۱۹۸۰ء تا اپریل ۱۹۸۳ء) کی منظوری دی جاتی ہے۔ احباب نوٹ کریں۔

(۳) اخبار بدر مورخہ ۷ راگست میں درستی انتخاب جو جیرلہ شائع ہوا ہے۔ لیکن اس میں بھی غلطی سے نائب صدر محمد منصور احمد صاحب شائع ہوا ہے۔ مکرم محمد منصور احمد صاحب کو جماعت احمدیہ محبوب نگر کا نائب سیکرٹری نامزد کیا گیا ہے احباب درستی کریں

”اپنی بچی عزیزہ امۃ العزیز ساجدہ سلمہا کی تقریب رخصتانہ بخیر و خوبی انجام پذیر ہونے کی خوشی میں بطور شکرانہ مبلغ پندرہ روپیہ ادا کرتے ہوئے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ ایڈیٹر بدر

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS.
PHONES:- 52325/52686 P.P.
ورائٹی
چپل پروڈکٹس
۲۹/۲۴ مکھنیا بازار کانپور
پائیدار بہترین ڈیزائن پر نیدر سول اور شیٹ کے سینڈل زنانہ مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
مینوفیکچررز اینڈ آرڈر سپلائرز

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
آٹو ونگس
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS-600004.
PHONE NO. 76360.

لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے زیر اہتمام

ایک شبینہ تربیتی اجلاس کا انعقاد

قادیان ۲۲ ظہور (اگست) ۔ آج بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے زیر اہتمام ایک دلچسپ تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس کی صدارت کے فرائض محترم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز ناظر جائیداد و تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان نے انجام دیئے۔ اجلاس کی کارروائی کا آغاز مکرم مولوی عبدالکریم صاحب ملکانہ کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعدہٗ مکرم ناصر احمد صاحب چنیوٹی نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا ازاں بعد مکرم چوہدری جمال الدین صاحب سابق دیہاتی مبلغ حال مقیم کھاریاں (ضلع گجرات) نے اپنے قبول احمدیت کی دلچسپ داستان بیان کی اور مکرم مولوی منور احمد صاحب خورشید شاہد مربی سلسلہ نے ذاتی تجربات و مشاہدات پر مبنی بعض ایمان افروز واقعات سنائے۔ محترم صدر مجلس کے اختتامی خطاب اور اجتماعی دعا کے ساتھ اجلاس بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ (نامہ نگار)

جماعتوں میں ماہ رمضان المبارک کے پرکیف لیل و نہار

بھارت کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی احمدی جماعتوں نے ماہ رمضان المبارک کے روحانی فیوض سے کس رنگ استفادہ کیا اس ضمن میں بعض جماعتوں کی طرف سے موصول ہونے والی خوش کن رپورٹوں کا خلاصہ ہم بدر کی گذشتہ اشاعت میں درج کر چکے ہیں۔ اب جماعت ہائے احمدیہ بھاگلپور۔ آسنور کی جانب سے بھی اسی نوعیت کی مزید رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ افسوس کہ عدم گنجائش ان کی اشاعت سے مانع ہے۔ اللہ تعالیٰ ان جماعتوں کے احباب کی مساعی، عبادات اور متضرعانہ دعاؤں کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور انہیں اپنے بیکراں فضلوں اور رحمتوں سے نوازتا چلا جائے۔ آمین

(اسٹ ایڈیٹر)

ولادتیں

(۱)۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو مورخہ ۲۵/۸/۸۰ بروز جمعۃ المبارک بوقت صبح بچی سے نوازا ہے جس کا نام حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت "امۃ الودود" تجویز فرمایا ہے۔ جملہ بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں عزیزہ نومولودہ کے نیک صالحہ و خادمہ دین بننے اور ہمارے لئے اس کا وجود موجب قرۃ العین ہونے کے لئے دعاؤں کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(خاکسار یوسف احمد الہ دین سکندرآباد)

(۲)۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اُس نے خاکسار کو ایک بچی کے بعد پہلا بچہ عطا فرمایا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اس خوشی میں بطور شکرانہ مختلف مدات میں مبلغ ... روپیہ ارسال کرتے ہوئے تمام بزرگان و احباب کرام کی خدمت میں دعاؤں کا ملتجی ہوں کہ مولا کریم عزیز نومولود کو نیک صالح و خادم دین بنائے اور درازی عمر سے نوازے۔ آمین۔ خاکسار شیخ رحمت اللہ احمدی سورو (اڑیسہ)

(۳)۔ عزیزہ ذاکرہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ امروہہ کو اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کمزور ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو شفائے کاملہ و عاجلہ اور صحت و سلامتی اور تندرستی کے ساتھ درازیٔ عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے آمین۔

سیدی حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے ازراہ شفقت نومولود کا نام "احمد طارق" رکھا ہے۔ نومولود لیاقت علی صاحب کا بیٹا۔ مکرم ریاض احمد صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ امروہہ کا پوتا۔ اور مکرم ماسٹر عبدالحمید صاحب سابق نائب صدر جماعت احمدیہ امروہہ کا نواسہ ہے۔ (خاکسار مسعود احمد انیس واقف زندگی)

(۴)۔ اللہ تعالیٰ نے میرے بھتیجے عزیز واجد علی سلمہ کو بتاریخ ۲/۸ بچی سے نوازا ہے۔ عزیزہ نومولودہ کے نیک صالحہ و خادمہ دین ہونے کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ اللہ بیلی اودے پور (راجستھان)

جماعتہائے احمدیہ اترپردیش کی چودہویں صوبائی کانفرنس

نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس مرتبہ جماعت ہائے احمدیہ اترپردیش کی چودھویں سالانہ صوبائی کانفرنس مورخہ یکم و ۲ اخاء (اکتوبر) ۱۹۸۰ء کو شاہجہانپور میں منعقد ہوگی اترپردیش۔ راجستھان اور دہلی کی جماعتوں سے درخواست ہے کہ ضروری خط و کتابت خاکسار کے نام اور چندہ کانفرنس مکرم جنرل سیکرٹری صاحب کے پتہ پر ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں مقامی حالات کے مطابق درج ذیل عہدیداران منتخب ہوئے ہیں۔

جنرل سیکرٹری :۔ مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی

سیکرٹریان :۔ (۱) مکرم عبدالواحد صاحب قریشی سیکرٹری تبلیغ (۲) مکرم محمد شاہد صاحب وسیم

المعلن :۔ خاکسار :۔ عبدالحی فضل صدر مجلس استقبالیہ

c/o Ahmadi and co Bahadurgunj

SHAHJAHANPUR (U.P)

آل بہار احمدیہ مسلم کانفرنس

صوبہ بہار کی جماعتوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ "تیسری آل بہار احمدیہ مسلم کانفرنس" اس سال ۲۹ ؍ ۳۰ ؍ اکتوبر ۱۹۸۰ء کو "مظفرپور" میں منعقد ہوگی انشاء اللہ۔

(۱) مہمانان کرام کے قیام و طعام کا انتظام ہوگا (۲) موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا ہوگا۔

(۳) صوبہ بہار کی جماعتیں کانفرنس فنڈ جلد از جلد ارسال فرمادیں (۴) بزرگان سلسلہ اور احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ دعا فرمادیں اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کو اسلام اور احمدیت کے لئے بابرکت فرمائے اور ہر جہت سے کامیاب فرمائے۔ آمین!

کانفرنس کے لئے مکرم ڈاکٹر سید منصور احمد صاحب ایم۔بی۔بی۔ایس کو صدر مجلس استقبالیہ مقرر کیا گیا ہے اور مکرم سید داؤد احمد صاحب اور سید عارف احمد صاحب کو سیکرٹریان کے فرائض سپرد کئے گئے ہیں۔ اس کے پیش نظر جماعتیں اپنا چندہ کانفرنس درج ذیل پتہ پر ارسال کریں۔

ترسیل زر کا پتہ :۔ المعلن :۔ عبدالرشید ضیاء مبلغ سلسلہ بھاگلپور

مکرم سید داؤد احمد صاحب — (بہار) —

بھارت میڈیکل ہال کلیانی مظفرپور۔ ۱۔ بہار

تصحیح

اخبار بدر مجریہ ۱۷ وفا (جولائی) ۱۳۵۹ہش کے صفحہ ۹ پر مکرم سید عبدالعزیز صاحب نیوجرسی۔ امریکہ کا ایک تحقیقی مضمون بعنوان "عہدنامہ جدید کا واقعاتی جائزہ" شائع ہوا ہے۔ سہو کتابت کے باعث مضمون ہذا کے پہلے کالم کی ۲۲ویں سطر میں ایک فقرہ لکھا نہیں جا سکا جس کی وجہ سے اشتباہ پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ لہذا ان سطور کی درستی کر کے یوں پڑھا جائے:۔

"جبکہ حقیقت یہ ہے کہ چاروں انجیلیں بھی شروع سے آخر تک صداقت اور سچائی سے معرا نہیں ہیں اور نہ ہر دو انجیلیں جنہیں عہدنامہ جدید میں شامل نہیں کیا گیا۔ اُن کی ہر بات قابل رد ہے۔"

ایڈیٹر بدر